جلد نمبر 2 احسان 1402 ہش — جون 2023 ء — ذوالقعدہ۔ذوالحجہ 1444 ہجری شمارہ نمبر 5

اس شمارے میں

ادارتی بورڈ

لکھنے کا پتہ:
Al-Nur@ahmadiyya.us
Editor Al-Nur,
15000 Good Hope Road
Silver Spring, MD 20905

اَلۡحَجُّ اَشۡهُرٌ مَّعۡلُوۡمٰتٌ ۚ فَمَنۡ فَرَضَ فِيۡهِنَّ الۡحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوۡقَ ۙ وَلَا جِدَالَ فِى الۡحَجِّ ؕ وَمَا تَفۡعَلُوۡا مِنۡ خَيۡرٍ يَّعۡلَمۡهُ اللّٰهُ ؕ وَتَزَوَّدُوۡا فَاِنَّ خَيۡرَ الزَّادِ التَّقۡوٰى ۚ وَاتَّقُوۡنِ يٰٓاُولِى الۡاَلۡبَابِ ۝

(سورۃالبقرہ: 198)

اردو ترجمہ بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ:

حج چند معلوم مہینوں میں ہوتا ہے۔ پس جس نے ان (مہینوں) میں حج کا عزم کر لیا تو حج کے دوران کسی قسم کی شہوانی بات اور بدکرداری اور جھگڑا (جائز) نہیں ہوگا۔ اور جو نیکی بھی تم کرو اللہ اسے جان لے گا۔ اور زادِ سفر جمع کرتے رہو۔ پس یقیناً سب سے اچھا زادِ سفر تقویٰ ہی ہے۔ اور مجھ ہی سے ڈرو اے عقل والو۔

تفسیر بیان فرمودہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام:

حج میں محبت کے سارے ارکان پائے جاتے ہیں بعض وقت شدّتِ محبت میں کپڑے کی بھی حاجت نہیں رہتی۔ عشق بھی ایک جنون ہوتا ہے کپڑوں کو سنوار کر رکھنا یہ عشق میں نہیں رہتا۔ سیالکوٹ میں ایک عورت ایک درزی پر عاشق تھی اسے بہتیرا پکڑ کر رکھتے تھے وہ کپڑے پھاڑ کر چلی آتی تھی غرض یہ نمونہ جو انتہائے محبت کا لباس میں ہوتا ہے وہ حج میں موجود ہے۔ سر منڈایا جاتا ہے، دوڑتے ہیں، محبت کا بوسہ رہ گیا وہ بھی ہے جو خدا کی ساری شریعتوں میں تصویری زبان میں چلا آیا ہے پھر قربانی میں بھی کمال عشق دکھایا ہے اسلام نے پورے طور پر ان حقوق کی تکمیل کی تعلیم دی ہے نادان ہے وہ شخص جو اپنی نابینائی سے اعتراض کرتا ہے۔

(الحکم جلد6، نمبر26، مورخہ 24 جولائی 1902ء، صفحہ 3)

حج کے واسطے جانا خلوص اور محبت سے آسان ہے مگر واپسی ایسی حالت میں مشکل۔ بہت ہیں جو وہاں سے نامراد اور سخت دل ہو کر آتے ہیں اس کی بھی یہی وجہ ہے کہ وہاں کی حقیقت اُن کو نہیں ملتی۔ قِشر کو دیکھ کر رائے زنی کرنے لگ جاتے ہیں۔ وہاں کے فیوض سے محروم ہوتے ہیں اپنی بدکاریوں کی وجہ سے اور پھر الزام دوسروں پر دھرتے ہیں۔ اس واسطے ضروری ہے کہ مامور کی خدمت میں صدق اور استقلال سے کچھ عرصہ رہا جاوے تا کہ اس کے اندرونی حالات سے بھی آگاہی ہو اور صدق پورے طور پر نورانی ہو جاوے۔

(الحکم جلد7، نمبر10، مورخہ 17/مارچ 1903ء، صفحہ 4)

جب سفر کرو تو ہر ایک طور پر سفر کا انتظام کر لیا کرو اور کافی زادِ راہ لے لیا کرو تا گداگری سے بچو۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن، جلد10 صفحہ 337)

بیت اللہ کا حج کرنا

عَنْ ابنِ عُمَرَرَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللَّہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ :
بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلیٰ خَمْسٍ شَہَادَةِ أَنْ لَّا إِلٰہَ إِلاَّ اللّٰہُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ،
وَإِقَامِ الصَّلاَةِ وَإِيتَآءِ الزَّکَاةِ، وَحَجِّ الْبَيْتِ وَصَوْمِ رَمَضَانَ۔

(بخاری، کتاب الایمان قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم بنی الاسلام علیٰ خمسٍ)

ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
اسلام کی بنیاد پانچ باتوں پر ہے۔ اوّل یہ گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کا رسول ہے۔ دوسرے نماز قائم کرنا، تیسرے زکوٰۃ دینا، چوتھے بیت اللہ کا حج کرنا، پانچویں روزے رکھنا۔

(حدیقۃ الصالحین، صفحہ 237، مرتبہ حضرت ملک سیف الرحمٰن، اشاعت 2003ء اسلام انٹرنیشنل پبلیکیشن یوکے)

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللَّہِ بْنُ يُوسُفَ، أَخْبَرَنَا مَالِكٌ، عَنِ ابْنِ شِہَابٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّہِ بْنِ عَبَّاسٍ .رضى الله عنهما .قَالَ كَانَ الْفَضْلُ رَدِيفَ رَسُولِ اللَّہِ صلى الله عليه وسلم فَجَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنْ خَثْعَمَ، فَجَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْہَا وَتَنْظُرُ إِلَيْہِ، وَجَعَلَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم يَصْرِفُ وَجْہَ الْفَضْلِ إِلَى الشِّقِّ الآخَرِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّہِ إِنَّ فَرِيضَةَ اللَّہِ عَلَى عِبَادِہِ فِي الْحَجِّ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا، لاَ يَثْبُتُ عَلَى الرَّاحِلَةِ، أَفَأَحُجُّ عَنْہُ قَالَ "نَعَمْ". وَذَلِكَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ۔

(صحیح بخاری مؤلفہ امام محمد بن اسماعیل بخاری، ترجمہ و شرح حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ، جلد 3، صفحہ 169-170، کتاب الحج، نمبر 25، حدیث نمبر 1513)

عبداللہ بن یوسف نے ہم سے بیان کیا، (کہا) مالک نے ہمیں بتایا۔ انہوں نے ابن شہاب سے، ابن شہاب نے سلیمان بن یسار سے، سلیمان نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی۔ انہوں نے کہا کہ فضل (بن عباسؓ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے (اونٹ پر) سوار تھے۔ اتنے میں خشعم قبیلہ کی ایک عورت آئی تو فضلؓ اسے دیکھنے لگے اور وہ عورت فضلؓ کو دیکھنے لگی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فضلؓ کا منہ دوسری طرف پھیر دیا۔ اس عورت نے کہا: یا رسول اللہ! فریضہ حج اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے بندوں پر ایسے وقت میں مقرر ہوا ہے کہ جب میرا باپ بہت بوڑھا ہے۔ وہ اونٹنی پر بھی جم کر نہیں بیٹھ سکتا۔ کیا میں اس کی طرف سے حج کرلوں؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں (تم اس کی طرف سے حج کرلو) اور یہ واقعہ حجۃ الوداع میں ہوا۔
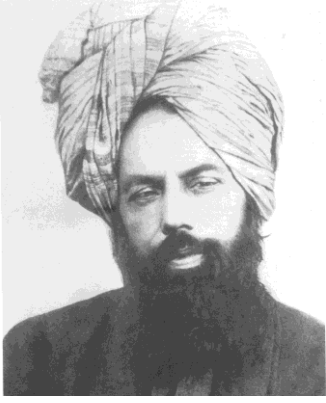
ناحق شرارت کے ساتھ اعتراض کرنا اچھا نہیں ہے

”حج کے لئے نہ جانے کی وجہ ایک شخص نے عرض کی کہ مخالف مولوی اعتراض کرتے ہیں کہ مرزا صاحب حج کو کیوں نہیں جاتے؟

فرمایا:۔

یہ لوگ شرارت کے ساتھ ایسا اعتراض کرتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دس سال مدینہ میں رہے۔ صرف دو دن کا راستہ مدینہ اور مکہ میں تھا مگر آپ نے دس سال میں کوئی حج نہ کیا۔ حالانکہ آپ سواری وغیرہ کا انتظام کر سکتے تھے۔ لیکن حج کے واسطے صرف یہی شرط نہیں کہ انسان کے پاس کافی مال ہو بلکہ یہ بھی ضروری ہے کہ کسی قسم کے فتنہ کا خوف نہ ہو۔ وہاں تک پہنچنے اور امن کے ساتھ حج ادا کرنے کے وسائل موجود ہوں۔ جب وحشی طبع علماء اس جگہ ہم پر قتل کا فتویٰ لگا رہے ہیں اور گورنمنٹ کا بھی خوف نہیں کرتے تو وہاں یہ لوگ کیا نہ کریں گے لیکن ان لوگوں کو اس امر سے کیا غرض ہے کہ ہم حج نہیں کرتے۔ کیا اگر ہم حج کریں گے تو وہ ہم کو مسلمان سمجھ لیں گے؟ اور ہماری جماعت میں داخل ہو جائیں گے؟ اچھا یہ تمام مسلمان علماء اوّل ایک اقرار نامہ لکھ دیں کہ اگر ہم حج کر آویں تو وہ سب کے سب ہمارے ہاتھ پر توبہ کر کے ہماری جماعت میں داخل ہو جائیں گے اور ہمارے مرید ہو جائیں گے۔ اگر وہ ایسا لکھ دیں اور اقرار حلفی کریں تو ہم حج کر آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے واسطے اسباب آسانی کے پیدا کر دے گا تا کہ آئندہ مولویوں کا فتنہ رفع ہو۔ ناحق شرارت کے ساتھ اعتراض کرنا اچھا نہیں ہے۔ یہ اعتراض ان کا ہم پر نہیں پڑتا بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی پڑتا ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی صرف آخری سال میں حج کیا تھا۔“

(ملفوظات جلد پنجم، صفحہ،248، آن لائن ایڈیشن 1988ء)

جلسہ سالانہ سے متعلق ہدایات

”لنگر خانہ کے مہتمم کو تاکید کر دی جاوے کہ ہر ایک شخص کی احتیاج کو مدنظر رکھے مگر چونکہ وہ اکیلا آدمی ہے اور کام کی کثرت ہے ممکن ہے کہ اسے خیال نہ رہتا ہو اس لئے کوئی دوسرا شخص یاد دلا دیا کرے۔ کسی کے میلے کپڑے وغیرہ دیکھ کر اس کی تواضع سے دستکش نہ ہونا چاہیے کیونکہ مہمان تو سب یکساں ہی ہوتے ہیں اور جو نئے ناواقف آدمی ہیں تو یہ ہمارا حق ہے کہ ان کی ہر ایک ضرورت کو مدّنظر رکھیں۔ بعض وقت کسی کو بیت الخلا کا ہی پتہ نہیں ہوتا اسے سخت تکلیف ہوتی ہے اس لئے ضروری ہے کہ مہمانوں کی ضروریات کا بڑا خیال رکھا جاوے“۔

(ملفوظات، جلد چہارم، صفحہ 170، آن لائن ایڈیشن 1988ء)

”میرا ہمیشہ خیال رہتا ہے کہ کسی مہمان کو تکلیف نہ ہو بلکہ اس کے لئے ہمیشہ تاکید کرتا رہتا ہوں کہ جہاں تک ممکن ہو سکے مہمانوں کو آرام دیا جاوے۔ مہمان کا دل مثل آئینہ کے نازک ہوتا ہے اور ذرا سی ٹھیس لگنے سے ٹوٹ جاتا ہے“۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ 292، آن لائن ایڈیشن 1988ء)

اسلام اور آنحضرت صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم سے عشق

منتخب اشعار از منظوم کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دِیں۔دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے

کوئی مذہب نہیں ایسا کہ نشاں دِکھلاوے
یہ ثمر باغِ محمدؐ سے ہی کھایا ہم نے

ہم نے اسلام کو خود تجربہ کر کے دیکھا
نور ہے نور اُٹھو دیکھو سنایا ہم نے

اور دِینوں کو جو دیکھا تو کہیں نور نہ تھا
کوئی دِکھلائے اگر حق کو چُھپایا ہم نے

تھک گئے ہم تو اِنہیں باتوں کو کہتے کہتے
ہر طرف دعوتوں کا تِیر چلایا ہم نے

آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند
ہر مخالِف کو مُقابِل پہ بُلایا ہم نے

یونہی غَفلت کے لحافوں میں پڑے سوتے ہیں
وہ نہیں جاگتے سَو بار جگایا ہم نے

جل رہے ہیں یہ سبھی بُغضوں میں اور کینوں میں
باز آتے نہیں ہر چند ہٹایا ہم نے

آؤ لوگو! کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے
لو تمہیں طَور تسلّی کا بتایا ہم نے

اشاریہ خطباتِ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

تاریخ و مقام	خلاصہ
14/اپریل 2023ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ(سرے)، یوکے	☆... حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پُر معارف ارشادات کی روشنی میں لا الٰہ الا اللہ کی پُر معارف تشریح۔ ☆... اللہ تعالیٰ نے اُس شخص کو آگ پر حرام کر دیا جس نے رضائے الٰہی کے حصول کے لیے لا الٰہ الا اللہ پڑھا(الحدیث)۔ ☆... لا الٰہ الا اللہ کا حق ادا نہیں ہو تا جب تک کہنے والا اپنے اقرار میں عملی طور پر ثابت نہ کردے(حضرت مسیح موعودؑ)۔ ☆... رمضان المبارک کے آخری عشرے سے بھرپور فائدہ اُٹھانے اور حقیقی لیلۃ القدر حاصل کرنے کے لیے لا الٰہ الا اللہ کو اپنے دل و دماغ کی آواز بنانا ہو گا۔ ☆... دنیا کے عمومی امن و استحکام کے لیے دعا کی تحریک۔ https://www.alfazl.com/2023/04/17/68326/
21اپریل 2023ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ(سرے)، یوکے	☆... حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پُر معارف ارشادات کی روشنی میں تقویٰ کی تشریح اور اس کے حصول کی تلقین۔ ☆... جمعے کے دن میں ایسی مبارک گھڑی آتی ہے کہ اُس میں جو دعا مانگی جائے وہ قبول ہوتی ہے۔ ☆... اگر تم اللہ تعالیٰ سے زندہ تعلق پیدا کرنا چاہتے ہو تو آؤ! اور آنحضرت ﷺ کے اس غلام صادق کو قبول کرو۔ ☆... یہ زمانہ خاص طور پر شیطان کے حملوں کا زمانہ ہے اور وہ اپنے تمام حیلوں اور مکروں اور ہتھیاروں سے حملے کر رہا ہے۔ ☆... متبعین میں ہر شخص محض میرے ہاتھ پر بیعت کرنے سے داخل نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے اندر اتباع کی پوری پوری کیفیت پیدا نہیں کرتا۔ ☆... تین چار دن یا ہفتے کی دعائیں نہیں بلکہ مستقل دعائیں کریں(پاکستان اور دنیا بھر میں موجود احمدیوں کے لیے دعا کی تلقین) https://www.alfazl.com/2023/04/24/68789/
28اپریل 2023ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ(سرے)، یوکے	☆... حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کے ارشادات مبارکہ کی روشنی میں مشکلات اور تکالیف پر صبر کرنے کی نصیحت۔ ☆... حضرت مسیح موعودؑ نے صبر کی تلقین کی اور فرمایا کہ جن کے پاؤں نازک ہیں اور میرے ساتھ خاردار راستوں پر نہیں چل سکتے وہ بے شک مجھے چھوڑ دیں۔ ☆... صبر، مستقل مزاجی، عاجزی اور دعاؤں سے اللہ تعالیٰ کی رضا چاہنے کا نام ہے جس کے لیے ہمیں اپنی حالتوں کو اللہ تعالیٰ کی تعلیم کے مطابق کرنا ہو گا۔ ☆... ہم نے جماعت کے وسیع تر مفاد کے لیے مشکلات کو صبر سے برداشت کرنا ہے۔

	☆... ہمارے غالب آنے کے ہتھیار استغفار، توبہ، دینی علوم کی واقفیت، خدا تعالیٰ کی عظمت کو مدّ نظر رکھنا، اور پانچوں وقت کی نمازوں کو ادا کرنا ہے۔ ☆... ہماری کامیابی انشاءاللہ مقدر ہے۔ اگر ہر احمدی اپنی ذمہ داری کو سمجھ لے تو بہت سے مسائل کا حل ہمارے رویّوں اور دعاؤں سے نکل سکتا ہے۔ https://www.alfazl.com/2023/05/01/69244/
5 مئی 2023ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے)، یوکے	☆... حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کی روشنی میں عدل، احسان اور ایتائے ذی القربیٰ کی پُر معارف تشریح۔ ☆... حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی ہی وہ راستہ ہے جو معاشرے اور دنیا بھر کے امن کی ضمانت دیتا ہے۔ ☆... ایسی پاک تعلیم نہ ہم نے توریت میں دیکھی ہے اور نہ انجیل میں۔ ورق ورق کر کے ہم نے پڑھا ہے مگر ایسی پاک اور مکمل تعلیم کا نام ونشان نہیں۔ ☆... ہمارا فرض ہے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق کے معیار حاصل کرنے اور بندوں کے حقوق ادا کرنے کے لیے کوشش کریں۔ ☆... پاکستان کے احمدیوں کے لیے دعا کی مکرر تحریک۔ https://www.alfazl.com/2023/05/08/69842/
12 مئی 2023ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے)، یوکے	☆... احکاماتِ الٰہیہ، اسوۂ رسولِ اکرم ﷺ اور جماعتی روایات کی روشنی میں مجلس مشاورت کی اہمیت کا بیان نیز عہدیداران اور ممبران شوریٰ کی ذمہ داریوں کی بابت نصائح۔ ☆... ہر احمدی کو عام طور پر اور شوریٰ ممبر کو خاص طور پر نظام شوریٰ قائم ہونے پر اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہونا چاہیے کہ اُس نے ہمارے لیے رشد وہدایت کا سامان پیدا فرمادیا۔ ☆... شوریٰ نظام خلافت اور نظام جماعت کا مددگار ادارہ ہے۔ مشورہ دینے والوں کے مشورے نیک نیتی اور تقویٰ کے اعلیٰ معیاروں کے مطابق ہونے چاہئیں۔ ☆... اپنے عملی نمونے، لوگوں کے ساتھ پیار محبت کا تعلق، ان کا درد دل میں رکھنا، خلیفہ وقت کی اطاعت کے معیار کو بلند کرنا ہر عہدیدار اور ممبر شوریٰ کا امتیاز ہو گا تبھی جماعت میں مجموعی طور پر ایک انقلابی تبدیلی پیدا ہو گی۔ ☆... مجلس شوریٰ کا مقصد عملی حالت بدلنا، خدائے واحد کا پیغام پہنچانا اور دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے لانے کے لیے منصوبہ بندی کرنا ہے۔ https://www.alfazl.com/2023/05/12/70387/
19 مئی 2023ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے)، یوکے	☆... حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت اور جماعتی عالمگیر ترقیات کی عکاسی کرنے والے بعض ایمان افروز واقعات کا تذکرہ۔ ☆... جو واقعی طور پر خدا کی طرف سے ہوتا ہے وہ روز بروز ترقی کرتا اور بڑھتا ہے اور اس کا سلسلہ دن بدن رونق پکڑتا جاتا ہے۔ ☆... نام نہاد علماء اور مخالفین سمجھتے ہیں کہ ہم اپنی پھونکوں سے جماعت کو ختم کر دیں گے۔ لیکن نہیں جانتے کہ ہم اللہ تعالیٰ سے مقابلہ کر رہے ہیں۔

	اور نہیں جانتے کہ جب اللہ تعالیٰ کے مقابلے پر کھڑے ہوں تو اپنی ہی تباہی ہوتی ہے۔ ☆... بیعت فارم کو پڑھ کر میں نے جان لیا ہے کہ جماعت احمدیہ ایک سچی اور کھری جماعت ہے۔ ☆... پروین اختر صاحبہ اہلیہ غلام قادر صاحب آف سیالکوٹ، ممتاز وسیم صاحبہ اہلیہ چودھری وسیم احمد ناصر صاحب آف گھٹیالیاں، بریگیڈیئر منوّر احمد رانا صاحب آف ضلع راولپنڈی اور شکور ملک صاحب سابق نائب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی کا ذکر خیر اور نمازہ جنازہ غائب۔ https://www.alfazl.com/2023/05/22/70826/
26مئی2023ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے)، یوکے	☆... خلافت حقہ اسلامیہ کی تائید کی عکاسی کرنے والے بعض ایمان افروز واقعات کا تذکرہ۔ ☆... حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد مخالفین و منافقین کی مخالفت کے باوجود اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ میں خلافت کا سلسلہ قائم رکھا۔ ☆... احمدیوں کا خلافت سے جو تعلق ہے وہ صرف اللہ تعالیٰ ہی پیدا کر سکتا ہے۔ ☆... کسی میں طاقت نہیں کہ وہ افراد جماعت کو خلافت سے جدا کر سکے۔ ☆... کوئی دشمن خلافت کا بال بھی بیکا نہیں کر سکتا۔ ☆... اپنے ایمانوں میں جِلا پیدا کریں، اپنے آپ کو خلافت سے جوڑے رکھیں اور اس کے لیے کسی قربانی سے دریغ نہ کریں۔ https://www.alfazl.com/2023/05/29/71246/
2جون2023ء بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، یوکے	☆... کفار مکہ نے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف جو رویہ اور تدابیر اختیار کیں وہ کسی بھی زمانے اور علاقے سے قطع نظر دو قوموں میں جنگ چھڑ جانے کے لیے کافی وجوہات تھیں۔ ☆... مکرم خواجہ منیر الدین قمر صاحب آف یوکے کا جنازہ حاضر نیز مکرم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب واقف زندگی فضل عمر ہسپتال ربوہ، مکرمہ سیدہ امۃ الباسط صاحبہ آف اسلام آباد پاکستان اور مکرم شریف احمد بندیشہ صاحب صدر جماعت چک نمبر 261 ر۔ب ادھوالی ضلع فیصل آباد کی وفات پر مرحومین کا ذکرِ خیر اور نماز جنازہ غائب۔ https://www.alfazl.com/2023/06/02/71630/
9جون2023ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے)، یوکے	☆... جنگِ بدر کے تناظر میں مختلف غزوات و سرایا کا تذکرہ۔ ☆... سریہ عبیدہ بن حارثؓ میں حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے اسلامی تاریخ کا پہلا تیر چلایا جس پر انہیں بجا طور پر فخر تھا۔ ☆... صفر دو ہجری میں غزوہ ودّان پہلا غزوہ تھا جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ساٹھ ستّر مہاجرین کے ساتھ بنفس نفیس شریک ہوئے۔ ☆... اللہ تعالیٰ نے حرمت والے مہینے رجب میں سریہ عبد اللہ جحشؓ کے لیے سورۃ البقرہ کی آیت 218 بطور وحی مسلمانوں کی تسلی کے لیے نازل کی۔ جنگ بدر کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی عاتکہ بنت عبد المطلب کا ایک عجیب خواب جو بعد میں سچا ثابت ہوا۔
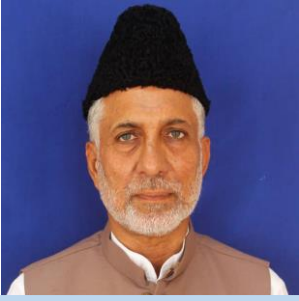
نظام وصیت خلافت خامسہ میں۔ ایک کلی جو پھول بن گئی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلیفۂ وقت کی آواز پر لبّیک کہنے کی دلکش داستان

مربی سلسلہ، عبدالسمیع خان

انبیاء تو ایک تخم ریزی کرنے آتے ہیں۔ وہ روحانیت کے بیج بوتے ہیں۔ حق کی خاطر عظیم الشان منصوبوں کی بنیاد ڈالتے ہیں اور ان کے بعد ان کے خلفاء ان کونپلوں کو بلند و بالا عمارتوں اور طاقتور درختوں میں تبدیل کرتے چلے جاتے ہیں۔ اس زمانہ میں حضرت مسیح موعودؑ نے سینکڑوں منصوبوں کی ابتداء کی۔ بہت سی سکیموں کا پہلا قدم اٹھایا اور پھر آپ کے کسی خلیفہ نے خدا تعالیٰ کے اذن سے اچانک اس کو بلندیوں پر پہنچا دیا۔ انہی میں سے ایک نظام وصیت بھی ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ نے اللہ تعالیٰ کی منشاء اور بشارات کے مطابق 1905ء میں نظام وصیت کی بنیاد ڈالی۔ 1905ء سے 2004ء تک قریباً 99 سال میں 38 ہزار احمدی نظام وصیت میں شامل ہوئے۔ اس نظام میں شمولیت کے لئے خلفاء سلسلہ کی طرف سے کئی بار یاددہانی کرائی گئی اور اس نظام میں دنیا کے 75 ممالک کے احمدی شامل ہوئے اور 12 ممالک میں 15 مقبرہ ہائے موصیان کا قیام بھی عمل میں آیا۔

بھرپور تحریک کا آغاز

مگر اس نظام میں شمولیت کے لئے ایک بھرپور تحریک چلانا خلافت خامسہ میں مقدر تھا۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر یکم اگست 2004ء کو اختتامی خطاب میں یہ عظیم الشان تحریک پیش فرمائی جو حضور کے مقدس الفاظ میں پیش خدمت ہے۔

”1905ء سے لے کر آج تک صرف اڑتیس ہزار کے قریب احمدیوں نے وصیت کی ہے۔ اگلے سال ان شاء اللہ تعالیٰ وصیت کے نظام کو قائم ہوئے سو سال ہو جائیں گے۔ میری یہ خواہش ہے اور میں یہ تحریک کرنا چاہتا ہوں کہ اس آسمانی نظام میں اپنی زندگیوں کو پاک کرنے کے لئے اپنی نسلوں کی زندگیوں کو پاک کرنے کے لئے شامل ہوں۔ آگے آئیں اور اس ایک سال میں کم از کم پندرہ ہزار نئی وصایا ہو جائیں تا کہ کم از کم پچاس ہزار وصایا تو ایسی ہوں کہ جو ہم کہہ سکیں کہ سو سال میں ہوئیں۔ تو ایسے مومن نکلیں کہ کہا جا سکے کہ انہوں نے خدا کے مسیح کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے قربانیوں کے اعلیٰ معیار قائم کئے۔... میری یہ خواہش ہے کہ 2008ء میں جو خلافت کو قائم ہوئے انشاء اللہ تعالیٰ سو سال ہو جائیں گے تو دنیا کے ہر ملک میں، ہر جماعت میں جو کمانے والے افراد ہیں، جو چندہ دہندہیں اُن میں سے کم از کم پچاس فیصد تو ایسے ہوں جو حضرت اقدس مسیح موعود کے اس عظیم الشان نظام میں شامل ہو چکے ہوں اور روحانیت کو بڑھانے کے اور قربانیوں کے یہ اعلیٰ معیار قائم کرنے والے بن چکے ہوں اور یہ بھی جماعت کی طرف سے اللہ تعالیٰ کے حضور ایک حقیر سانذرانہ ہو گا جو جماعت خلافت کے سَو سال پورے ہونے پر شکرانے کے طور پر اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کر رہی ہو گی...امید ہے کہ احمدی نوجوان بھی اور خواتین بھی اس میں بھرپور کوشش کریں گے اور اس کے ساتھ ساتھ عورتوں کو خاص طور پر مَیں کہہ رہا ہوں کہ اپنے ساتھ اپنے خاوندوں اور بچوں کو بھی اس عظیم انقلابی نظام میں شامل کرنے کی کوشش کریں۔...“

(الفضل ربوہ۔8 دسمبر 2005ء)

مختلف طبقات کو دعوت

جلسہ کے علاوہ بھی حضور نے متعدد مواقع پر اور جماعت کے مختلف طبقوں اور تنظیموں کو اس تحریک میں شمولیت کے لئے دعوت دی۔ چنانچہ جلسہ برطانیہ کے بعد اگلے خطبہ جمعہ 6 اگست 2004ء میں حضور نے جلسہ کے کامیاب انعقاد پر خدا تعالیٰ کے شکر کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا:

”بعض دفعہ دیکھنے میں آیا ہے کہ بعض اچھے بھلے کھاتے پیتے لوگ ہوتے ہیں جو دوسری جماعتی خدمات میں بعض دفعہ جب ان کو کوئی تحریک کی جائے تو پیش پیش ہوتے ہیں یا کم از کم اتنا ضرور ہوتا ہے کہ جتنا زیادہ سے زیادہ حصہ لے سکتے ہیں اس میں حصہ لیں لیکن وہ نظام وصیت میں شامل ہونے سے محروم ہیں۔ ان میں سے بھی کئی لوگوں نے وعدہ کیا ہے کہ وہ اب اس نظام میں شامل ہوں گے۔ ایسے صاحب حیثیت لوگوں کو ایسے احمدیوں کو تو سب سے پہلے چھلانگ مار کر آگے آنا چاہئے“۔ نیز فرمایا:

”نظام وصیت کو اب اتنا فعال ہو جانا چاہئے کہ سو سال بعد تقویٰ کے معیار بجائے گرنے کے نہ صرف قائم رہیں بلکہ بڑھیں اور اپنے اندر روحانی تبدیلیاں پیدا کرنے

والے بھی پیدا ہوتے رہیں اور قربانیاں پیدا کرنے والے بھی پیدا ہوتے رہیں۔ یعنی حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنے والے پیدا ہوتے رہیں۔ جب اس طرح کے معیار قائم ہوں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ خلافت حقہ بھی قائم رہے گی اور جماعتی ضروریات بھی پوری ہوتی رہیں گی"۔ (الفضل،28 ستمبر 2004ء)

عہدیداران کو شمولیت کی تحریک

6 ستمبر 2004ء کو حضور نے سوئٹزرلینڈ مجلس عاملہ کو ہدایات دیتے ہوئے فرمایا کہ "سب سے پہلے اپنی مجلس عاملہ کو وصیت کے نظام میں شامل کریں۔ اسی طرح دوسری جماعتوں کے عہدیدار بھی وصیت کے نظام میں شامل ہوں۔"

(الفضل ربوہ۔ 15 ستمبر 2004ء، صفحہ 3)

29 دسمبر 2004ء کو حضور نے فرانس میں نیشنل مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ کو ہدایات دیتے ہوئے وصیت کے بارہ میں دریافت فرمایا کہ کتنے خدام ایسے ہیں جنہوں نے وصیت کی ہے۔ حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ "پہلے اپنی مجلس عاملہ سے شروع کریں۔ جب تک عہدیدار خود وصیت نہیں کریں گے تو دوسروں کو کس طرح کہیں گے"۔ (الفضل ربوہ۔ 8 جنوری 2005ء، صفحہ 2)

4 مئی 2005ء کو کینیا میں نیشنل مجلس عاملہ سے ملاقات میں حضور انور نے موصیان کی تعداد اور ان کے چندوں کا بھی جائزہ لیا اور ہدایات سے نوازا۔ فرمایا: "مجلس عاملہ کے جن ممبران نے ابھی تک وصیت نہیں کی پہلے ان کو وصیت کے نظام میں شامل ہونا چاہئے۔ پھر دوسروں کو اس نظام میں شامل کریں"۔

(الفضل ربوہ۔ 18 مئی 2005ء، صفحہ 3)

11 ستمبر 2005ء کو نیشنل مجلس عاملہ ڈنمارک کی میٹنگ میں سیکرٹری وصیت کو حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ "جو مرد زیادہ کماتے ہیں ان کو توجہ دلائیں کہ وہ وصیت کے نظام میں شامل ہوں۔" حضور انور نے فرمایا: "تربیت اور اصلاح کے لئے موصیوں کی تعداد بڑھائیں۔"

(الفضل۔ ربوہ، 30 دسمبر 2005ء)

ذیلی تنظیموں کو مہم چلانے کی تحریک

مجلس انصاراللہ یو۔کے کے سالانہ اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے حضور نے 26 ستمبر 2005ء کو فرمایا:

"میں نے جلسہ کی تقریر کے دوران آخری دنوں میں انصاراللہ کے ذمّہ یہ لگایا تھا کہ وہ نظام وصیت میں شامل ہونے کی طرف توجہ دیں، اس بارے میں بھی کوشش کریں۔ ایک بہت بڑی تعداد ہے جو صف دوم کے انصار پر مشتمل ہے۔ ... سب سے پہلے میں یہاں کہوں گا کہ تمام عہدیداران جو ہیں ان کو اس نظام میں شامل ہونا چاہئے، نیشنل عاملہ سے لے کر نچلی سطح تک جو بھی عاملہ ہے اس کے لیول تک۔ ہر عاملہ کا ممبر اس نظام میں شامل ہو، تبھی وہ تلقین کرنے کے قابل بھی ہو گا۔"

(الفضل ربوہ۔ 25 مارچ 2005ء، صفحہ 4)

جون 2005ء میں ماہنامہ انصاراللہ نے وصیت نمبر شائع کیا اس کے لئے اپنے خصوصی پیغام میں حضور نے انصار کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

"میں اپنے انصار بھائیوں اور خاص طور پر صف دوم کے انصار کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس طرف خاص توجہ دیں۔ وہ انصار جو اپنے دلوں میں ایمان اور اخلاص تو رکھتے ہیں مگر وصیت کے بارہ میں سستی دکھلا رہے ہیں میری ان کو یہ نصیحت ہے کہ وہ اشاعت اسلام کی خاطر اور اپنے نفوس میں نیک اور پاک تبدیلیوں کے لئے وصیت کی طرف جلدی بڑھیں۔ انصار کی یہ ذمہ داری بھی ہے کہ وہ اپنے گھروں میں اپنی بیویوں اور اپنی اولادوں کو بھی دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے لئے تیار کریں۔"

حضور نے 25 دسمبر 2006ء کو لجنہ جرمنی کی مجلس عاملہ کو ہدایات دیتے ہوئے فرمایا:

"یو۔کے کی لجنہ کو میں نے کہہ دیا ہے کہ جو دینی احکامات پر عمل کرنے والی اور موصیہ ہو اسے عہدیدار بنائیں۔ وصیت اس لئے کہ حضرت مسیح موعودؑ نے اسے مومن اور منافق میں فرق کی علامت قرار دیا ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے اس موضوع پر باقاعدہ ایک تقریر بھی فرمائی تھی۔ آپ عہدیداران کو وصیت کی تحریک ضرور کریں۔ ٹھیک ہے وہ پابند نہیں ہے کہ ضرور وصیت کرے لیکن پھر آپ بھی پابند نہیں ہیں کہ اسے عہدیدار بنائیں، اس لئے کہ اس نے گریجوایشن کی ہوئی ہے اور وہ عقل کی باتیں کر لیتی ہے۔ اس کی بجائے اسے عہدیدار بنائیں جو دینی احکامات پر عمل پیرا ہے، حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت کے بعد آپ کے جاری کردہ نظام وصیت میں بھی شامل ہے تو گو وہ کچھ کم پڑھی ہوئی ہے، اسے عہدیدار بنائیں۔"

(الفضل ربوہ۔ 6 جنوری 2007ء، صفحہ 5)

حضور کا ایک اور ارشاد ان الفاظ میں ہے:

"تینوں ذیلی تنظیموں کو Push کریں اور صرف Youngster کے پیچھے نہ پڑے رہیں۔ تاکہ زیادہ سے زیادہ موصی حاصل ہو سکیں اور یہ بھی کوشش کریں کہ اکثر وصیت کرنے والے کمانے والے لوگ ہوں بجائے اس کے کہ خانہ دار خواتین اور طالب علم وغیرہ اس میں شامل ہوں۔ ان سے کہیں کہ وہ Easy Target نہ بنائیں بلکہ ایسا منظم کام کریں جس سے ٹھوس کوشش نظر آتی ہو۔"

حضور نے 3 اگست 2005ء کو مربیان سے ملاقات میں فرمایا:۔

"جن مربیان کی وصیت نہیں ہے وہ سارے وصیت کریں۔ چونکہ مربی نے وصیت کی طرف دوست احباب کو راغب کرنا ہوتا ہے اس لئے وصیت ہوگی تو لوگوں کو وصیت کے نظام سے منسلک ہونے کی تلقین کر سکتا ہے۔"

تمام جماعت کو تحریک

29 جولائی 2005ء کو ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن نے وصیت نمبر شائع کیا اس میں حضور نے تمام دنیا کے احمدیوں کے نام پیغام میں حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات کے حوالہ سے فرمایا:۔

"میرا تمام دنیا کے احمدیوں کے لئے یہ پیغام ہے کہ حضرت مسیح موعود کے ان ارشادات کی روشنی میں آپ کی خواہشات کے تابع، آگے بڑھیں اور مالی قربانی کے اس نظام میں شامل ہو جائیں اپنی اصلاح کی خاطر اور اپنے انجام بالخیر کی خاطر اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے قدم آگے بڑھائیں...پس جیسا کہ میں نے کہا ہے اس نظام میں پوری مستعدی کے ساتھ شامل ہوں۔ جو خود شامل ہیں وہ اپنے بیوی بچوں کو اور دوسرے عزیزوں کو بھی اس میں شامل کرنے کی کوشش کریں اور خدا کے مسیح کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے قربانیوں کے اعلیٰ معیار قائم کریں۔"

(الفضل انٹرنیشنل۔29 جولائی 2005ء، صفحہ 1)

اپریل 2006ء میں حضور نے آسٹریلیا کا دورہ فرمایا اور خطبہ جمعہ 14/اپریل 2006ء میں فرمایا کہ آسٹریلیا کے صوفی حسن موسیٰ صاحب بیرون ہندوستان نظام وصیت میں شامل ہونے والے اوّلین موصی تھے۔ جنہوں نے مارچ 1906ء میں وصیت کی۔ اس حوالہ سے حضور نے جماعت آسٹریلیا کو خصوصی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:

"بیرون پاکستان اور ہندوستان نظام وصیت کی طرف توجہ اس ملک کے احمدیوں کو اس لحاظ سے بھی خاص طور پر کرنی چاہئے کہ وہ ایک شخص تھا یا چند ایک اشخاص تھے جو یہاں رہتے تھے ان میں سے ایک نے لبیک کہتے ہوئے فوری طور پر وصیت کے نظام میں شمولیت اختیار کی۔ آج آپ کی تعداد سینکڑوں، ہزاروں میں ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل بھی بہت زیادہ ہیں اور 100 سال بعد اور تقریباً اس تاریخ کو 100 سال بھی پورے ہو چکے ہیں اس لئے اس لحاظ سے آپ لوگوں کو جو کمانے والے لوگ ہیں جو اچھے حالات میں رہنے والے لوگ ہیں ان کو اس نظام میں شامل ہونے کی کوشش کرنی چاہئے اور سب سے پہلے عہدیداران اپنا جائزہ لیں اور امیر صاحب بھی اس بات کا جائزہ لیں کہ 100 فیصد جماعتی عہدیداران اس نظام میں شامل ہوں، چاہے وہ مرکزی عہدیداران ہوں یا مرکزی ذیلی تنظیموں کے عہدیداران ہوں یا مقامی جماعتوں کے عہدیداران ہوں یا مقامی ذیلی تنظیموں کے عہدیداران ہوں۔ گو کہ اللہ کے فضل سے مجھے بتایا گیا ہے کہ یہاں موصیان کی تعداد کافی اچھی ہے لیکن حضرت صوفی صاحب کے حالات پڑھ کر جیسا کہ مَیں نے کہا ہے کہ میرے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ یہاں کا ہر احمدی موصی ہو اور تقویٰ پر قدم مارنے والا ہو۔ یہ ایسا بابرکت نظام ہے جو دلوں کو پاک کرنے والا نظام ہے۔ اس میں شامل ہو کے انسان اپنے اندر تبدیلیاں محسوس کرتا ہے۔

اب سالومن آئی لینڈز (Soloman Islands) میں وہاں کے ایک نئے احمدی ہیں، انہوں نے بھی وصیت کی ہے تو جس طرح نئے آنے والے اخلاص و وفا میں بڑھ رہے ہیں اور انشاء اللہ بڑھیں گے ان لوگوں کو دیکھ کر آپ لوگوں کو بھی فکر ہونی چاہیے کہ کہیں یہ پرانے احمدیوں کو پیچھے نہ چھوڑ جائیں۔"

(الفضل ربوہ 9 مئی 2006ء، صفحہ 5)

ٹارگٹ کے پہلے حصہ کی تکمیل

حضور کی اس تحریک پر احباب جماعت نے والہانہ لبیک کہا اور ایک سال میں 15 ہزار نئی وصایا کا ٹارگٹ پورا کر دیا۔ چنانچہ حضور انور نے جلسہ سالانہ یو۔کے 2005ء کے دوسرے دن 30 جولائی کے خطاب میں فرمایا:۔

"نظام وصیت کی جو میں نے تحریک کی تھی شامل ہونے کی گزشتہ سال کہ پندرہ ہزار شامل ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب تک 16148 نے درخواستیں جمع کروا دی ہیں۔ ان پہ پراسس ہو رہا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ قبول ہو جائیں گی۔ اس میں سب سے زیادہ پاکستان سے شامل ہوئے ہیں۔ 10200 سے اوپر۔ انڈونیشیا میں 1100 قریباً 1200 جرمنی میں کینیڈا میں 1000 انڈیا میں اور میرا خیال ہے کہ اس سے بھی زیادہ ہو چکے ہیں۔ امریکہ سے بھی کافی تعداد آئی تھی"۔

(الفضل 8۔ربوہ، دسمبر 2005ء)

ٹارگٹ کا دوسرا حصہ

26 دسمبر 2005ء کو جلسہ سالانہ قادیان سے افتتاحی خطاب میں حضور نے جماعت کو اس تحریک کے دوسرے حصے کی طرف بڑھنے کا ارشاد کرتے ہوئے فرمایا:

"میں نے اس خواہش کا اظہار بھی کیا تھا کہ سو سال پورے ہونے پر کم از کم پچاس ہزار موصیان ہو جائیں۔ اس کا مطلب یہ تھا کہ اس وقت جو تعداد تھی اس میں تقریباً پندرہ ہزار اور شامل ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے UK کے جلسہ تک درخواست دہندگان کی تعداد پوری ہو گئی تھی۔ سو سال تو آج دسمبر میں پورے ہو رہے ہیں لیکن جو مجلس کارپرداز پاکستان کو درخواستیں پہنچی ہیں وہ تقریباً ساڑھے سترہ

ہزار ہیں"۔

حضور نے فرمایا: "اب اگلا ٹارگٹ تھا کہ اس وقت جو کمانے والے ہیں یا2008ء تک جو بھی کمانے والے ہوں اس کا پچاس فیصد نظام وصیت میں شامل کرنا ہے۔ ان شاءاللہ"۔

حضور نے فرمایا: "بعض چھوٹی چھوٹی جماعتوں نے یہ ٹارگٹ حاصل بھی کر لیا ہے اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس نظام کو افراد جماعت سمجھنے لگ گئے ہیں ..."

حضور انور نے فرمایا کہ "بہت سارے لوگ لکھتے ہیں کہ ہم اس فکر میں تو ہیں کہ وصیت کر لیں لیکن اپنے آپ کو اس قابل نہیں سمجھتے۔ حضور انور نے فرمایا یاد رکھیں کہ میں نے حضرت مسیح موعودؑ کی جو دعائیں پڑھی ہیں یہ اس لئے پڑھ کر سنائی ہیں کہ جب نیک نیتی کے ساتھ اس نظام میں وابستہ ہوں گے تو حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی دعاؤں کے طفیل آپ کو اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی طرف توجہ ہوگی۔ پس آگے بڑھیں اور اس پاک نظام میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔ خدا کے مسیح کی آواز پر لبیک کہیں اور ان حقوق کی ادائیگی کے معیار حاصل کرتے جائیں جن کی طرف تقویٰ کی راہوں پر چلتے ہوئے حضرت مسیح موعودؑ نے توجہ دلائی ہے۔"

(الفضل انٹرنیشنل۔لندن، 3فروری2006ء)

حضور نے جلسہ سالانہ 2009ء کے موقع پر دوسرے دن کے خطاب میں فرمایا:

"نظام وصیت میں شامل ہونے والوں کی تعداد 2004ء میں 38ہزار 183 تھی اور ایک لاکھ کی جو میں نے خواہش ظاہر کی تھی اس کے مطابق اللہ تعالیٰ نے فضل کیا اور ایک لاکھ 5 ہزار 377 ہو چکی ہے۔ اس وقت تک بفضل خدا98 ممالک میں نظام وصیت قائم ہو چکا ہے اور ان میں سے سرفہرست تو پاکستان ہے دوسرے نمبر پر جرمنی، پھر انڈونیشیا ہے، چوتھے نمبر پر کینیڈا ہے اور پانچویں نمبر پر برطانیہ ہے۔ حضور انور نے وصیت سے متعلق بعض ایمان افروز واقعات بیان فرمائے"۔ (الفضل۔ ربوہ، 3/اگست2009ء)۔

جون2016ء میں یہ تعداد ایک لاکھ 23ہزار سے زیادہ ہو چکی تھی۔

مالی قربانی کا اعلیٰ معیار پیش کرنے کا ارشاد

حضور نے خطبہ جمعہ 31مارچ2006ء میں فرمایا:

"چندوں کے بارہ میں بعض جماعتوں کے بعض استفسار ہوتے ہیں جو بعض لوگوں کی طرف سے ہوتے ہیں جن کے بارے میں سمجھتا ہوں کہ وضاحت کر دوں۔ ایک تو یہ کہ آج کل وصیت کی طرف بہت توجہ ہے۔ اور وصیت کی طرف توجہ تو ہو گئی ہے لیکن تربیت کی کافی کمی ہے۔ اس لئے بعض موصیان یہ سمجھتے ہیں کہ کیونکہ ہم نے وصیت کی ہوئی ہے اس لئے ہم صرف وصیت کا چندہ دیں گے باقی ذیلی تنظیموں کے چندے یا مختلف تحریکات کے چندے ہم پر لاگو نہیں ہوتے۔ تو یہ واضح ہو، جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا ہے کہ اگر تو حالات ایسے ہوں کہ تمام چندے نہ دے سکتے ہوں تو اس کی اجازت لے لیں۔ ورنہ تو قع ایک موصی سے یہ کی جاتی ہے کہ ایک موصی کا معیار قربانی دوسروں کی نسبت، غیر موصی کی نسبت زیادہ ہونا چاہئے۔ تو اگر وصیت کا صرف کم سے کم 1/10 حصہ سے دے کر باقی چندے نہیں دے رہے تو ہو سکتا ہے کہ غیر موصی دوسرے چندے شامل کر کے موصیان سے زیادہ قربانی کر رہے ہوں۔ تو اس لحاظ سے واضح کر دوں کہ کوئی بھی چندہ دینے والا، چاہے وہ موصی ہیں یا غیر موصی ہیں اگر توفیق ہے تو تمام تحریکات میں چندے دینے چاہئیں کیونکہ ہر تحریک اپنی اپنی ضرورت کے لحاظ سے بڑی اہم ہے"۔

(الفضل۔ ربوہ، 25اپریل2006ء، صفحہ 6,5)

حسابات صاف رکھنے کی تحریک

موصیان کو چندہ کا حساب رکھنے اور بروقت ادائیگی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے خطبہ جمعہ 28مئی2004ء میں حضور نے فرمایا:۔

"خاص طور پر موصی صاحبان کے لئے میں یہاں کہتا ہوں ان کو تو خاص طور پر اس بارے میں بڑی احتیاط کرنی چاہئے۔ اس انتظار میں نہ بیٹھے رہیں کہ دفتر ہمارا حساب بھیجے گا یا شعبہ مال یاد کروائے گا تو پھر ہم نے چندہ ادا کرنا ہے۔ کیونکہ پھر یہ بڑھتے بڑھتے اس قدر ہو جاتا ہے کہ پھر دینے میں مشکل پیش آتی ہے۔ چندے کی ادائیگی میں مشکل پیش آتی ہے۔ پھر اتنی طاقت ہی نہیں رہتی کہ یکمشت چندہ ادا کر سکیں۔ اور پھر یہ لکھتے ہیں کہ کچھ رعایت کی جائے اور رعایت کی قسطیں بھی اگر مقرر کی جائیں تو وہ چھ ماہ سے زیادہ کی تو نہیں ہو سکتیں۔ اس طرح خاص طور پر موصیان کی وصیت پر زد پڑتی ہے تو پھر ظاہر ہے ان کو تکلیف بھی ہوتی ہے اور پھر اس تکلیف کا اظہار بھی کرتے ہیں۔ تو اس لئے پہلے ہی چاہئے کہ سوچ سمجھ کر اپنے حسابات صاف رکھیں اور اللہ تعالیٰ سے کئے ہوئے عہد کو پورا کرنے کی کوشش کریں اور جب بھی آمد ہو اس آمد میں جو حصہ بھی ہے نکالیں، موصی صاحبان بھی اور دوسرے کمانے والے بھی جنہوں نے چندہ عام دینا ہے، 1/16 حصہ، اپنا چندہ اپنی آمد میں سے ساتھ کے ساتھ ادا کرتے رہا کریں"۔(الفضل ربوہ، 24اگست2004ء)

نیکی کا عمدہ نمونہ بننے کی تحریک

25دسمبر2006ء کو خدام الاحمدیہ جرمنی کی عاملہ کو ہدایات دیتے ہوئے فرمایا:

"جو افراد وصیت کرتے ہیں ان سے مل کر یہ جائزہ لیں کہ اس نظام میں شمولیت

کے بعد ان کی طبیعت، تربیت اور جماعتی تعاون میں کیا فرق پڑا ہے۔ پھر ان باتوں سے دوسرے خدام کو آگاہ کرکے انہیں بھی اس نظام میں شامل کرنے کی کوشش کریں"۔ (الفضل ربوہ، 6 جنوری 2007ء)

رسول کریم ﷺ نے مسیحؑ کے متعلق فرمایا تھا یُحَدِّثُھُم بِدَرَجَاتِھِم فِي الْجَنَّة یعنی مسیح موعود اپنے ساتھیوں کو جنت میں ان کے درجات سے مطلع فرمائے گا (صحیح مسلم کتاب الفتن باب ذکر الدجال حدیث نمبر 2937) دوسری روایت میں ہے یُبَشِّرُھُمْ بِدَرَجَاتِ الْجَنَّة۔ (کتاب الفتن۔ نعیم بن حماد۔ جلد 2، صفحہ 569، حدیث نمبر 1593)

پس آج خدا کو پانے والوں کے لئے نیکی کا یہ راستہ کھلا ہے یہ تقویٰ کا زینہ ہے خلوص کا معیار ہے روحانیت کی سیڑھی ہے جنت کے آسان راستوں میں سے ایک ہے آگے آئیں اور خدا کی رضا کے وارث بنیں۔ ✿ ✿ ✿

شاملینِ جلسہ کے لیے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیں

"ہر یک صاحب جو اس للّٰہی جلسے کے لیے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دیوے اور ان کے ہمّ و غم دور فرمائے اور ان کو ہر یک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مرادات کی راہیں ان پر کھول دیوے اور روزِ آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ ان کو اٹھاوے جن پر اس کا فضل و رحم ہے۔ تا اختتام سفر ان کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔"

(اشتہار 7/ دسمبر 1892ء۔ مجموعہ اشتہارات، جلد اوّل، صفحہ 342)

جلسہ پر آنے کی تحریک کریں

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں: "میں ایک طرف تو جماعت کے دوستوں اور سلسلہ کے اخباروں کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ لوگوں کو جلسہ پر آنے کی تحریک کریں تا کہ زیادہ سے زیادہ لوگ آئیں اور اپنے عمل سے خدا کے فضل کے وارث بنیں تا خدا تعالیٰ دکھاوے کہ دشمنی اور کینہ رکھنے والے لوگ سلسلہ کو نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ دوسری بات ساتھ ہی یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جتنے زیادہ آدمی جلسہ پر آئیں گے اتنا ہی خرچ زیادہ ہوگا۔ اس لئے قادیان کے لوگوں کو بھی اور باہر کے لوگوں کو بھی توجہ دلاتا ہوں کہ جو لوگ جلسہ پر آئیں ان کے اخراجات کا انتظام کریں۔ خدا تعالیٰ کا حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے وعدہ ہے کہ یَاْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ وَیَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ۔ کہ دُور دُور سے تیرے پاس تحائف آئیں گے اور دُور دُور سے لوگ تیرے پاس آئیں گے۔ آنے والوں کو خدا تعالیٰ نے پیچھے رکھا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس کے متعلق فرماتے تھے کہ یہ اس لئے رکھا ہے کہ مہمان کے لئے سامان پہلے مہیا ہونا ضروری ہوتا ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 18/ نومبر 1927ء، مطبوعہ خطبات محمود، جلد 11، صفحہ 248)

اللہ کے مہمان

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں: "پس جو مہمان تمہارے پاس آئے ہیں ان کی خاطر تواضع میں لگ جاؤ۔ کوئی یہ نہ سمجھے کہ یہ میرے مہمان نہیں ہیں، اس لئے مجھے خدمت کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ اس کو یاد رکھنا چاہئے کہ یہ تو اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں اور تم اس کے بندے ہو، تو کیا یہ بندے کا فرض نہیں ہے کہ وہ اپنے آقا کے مہمان کی خبر گیری کرے، ضرور ہے۔ پس یہ مہمان خدا کے گھر اور خدا ہی کی آواز پر آئے ہیں کیونکہ مامور من اللہ کی آواز خدا ہی کی آواز ہوتی ہے۔ تم لوگ ان کی خبر گیری کرو۔ اگر تمہیں کسی سے تکلیف بھی پہنچ جائے تو اس کو برداشت کرو اور کسی کی ہتک کرنے کا خیال بھی دل میں نہ لاؤ۔ جو مہمان کی ہتک کرتا ہے وہ اپنی ہی ہتک کرتا ہے کیونکہ مہمان اس کی عزت ہوتا ہے۔ پس اس سے احمق کون ہے جو اپنی عزت آپ برباد کرے یا اپنا گلا آپ ہی کاٹے۔ تم لوگ ہر طرح سے مہمانوں کی خاطر اور تواضع میں لگے رہو۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 25/ دسمبر 1914ء، مطبوعہ خطبات محمود، جلد 4، صفحہ 257،258)

قربانیاں، خدا تعالیٰ تک پہنچانے کی سواریاں

اِنَّ الضَّحَایَا هِیَ الْمَطَایَا ۔ تُوْصِلُ اِلٰی رَبِّ الْبَرَایَا

بہ تحقیق قربانیاں وہی سواریاں ہیں کہ جو خدا تعالیٰ تک پہنچاتی ہیں۔ (حضرت مسیح موعودؑ)

حسنیٰ مقبول احمد

قربانی کا لفظ قرب سے نکلا ہے۔ قرآن کریم میں متعدد مقامات پر لفظی اور معنوی لحاظ سے قربانی کا ذکر ملتا ہے۔ سورہ البقرہ آیات 156 تا 158 میں آزمائش کا مضمون بیان ہوا ہے جس کے مطابق ایک مومن اللہ تعالیٰ کی طرف سے آنے والی آزمائش یعنی خوف اور بھوک سے اور اموال، جان اور پھلوں کی کمی کے ذریعے سے آزمایا جاتا ہے۔ اور ایک حقیقی مومن ان آزمائشوں پر جزع فزع کی بجائے صبر کرتا اور اس بات پر یقین رکھتا ہے کہ آزمائش پہ ثابت قدم رہنے اور صبر کرنے والوں کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے برکتیں اور رحمتیں نازل ہوتی ہیں اور اس کے نتیجے میں ان کے دل ہدایت پاتے ہیں۔ جس طرح یہ آزمائشیں اللہ تعالیٰ سے قرب کا ذریعہ بن جاتی ہیں۔ ایسے ہی قربانی کے نتیجے میں بھی خدا کی رضا اور قرب حاصل ہوتا ہے۔ قربانی کا اصل مقصد نفسِ امارہ کے خلاف جہاد کرنا ہے جو برے کاموں کا حکم دیتا رہتا ہے۔ قربانی کا مفہوم سمجھاتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”مسلمان وہ ہے جس نے اپنا منہ ذبح ہونے کے لیے خدا تعالیٰ کے سامنے رکھ دیا ہو اور اپنے نفس کی اونٹنی کو اس کے لیے قربان کر دیا ہو اور ذبح کے لیے پیشانی کے بل اس کو گرا دیا ہو اور موت سے ایک دم غافل نہ ہو پس حاصل کلام یہ ہے کہ ذبیحہ اور قربانیاں جو اسلام میں مروّج ہیں وہ سب اسی مقصود کے لیے جو بذل نفس ہے بطور یاددہانی ہیں اور اس مقام کے حاصل کرنے کے لیے ایک ترغیب ہے اور اس حقیقت کے لیے جو سلوک تام کے بعد حاصل ہوتی ہے ایک ارہاص ہے۔“

(روحانی خزائن، جلد 16، خطبہ الہامیہ، صفحہ 35)

اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی پسندیدہ اشیاء میں سے خرچ کرنے کو اَلْبِرّ یعنی حقیقی نیکی قرار دیا گیا ہے۔ اس نیکی تک پہنچنے میں بھی اپنے نفس اور جذبات کی قربانی کی روح کار فرما ہے۔ ان پسندیدہ اشیاء میں مال اور جان کی قربانی شامل ہے۔

قربانی کا تصور ہر قوم اور مذہب میں ملتا ہے۔ بعض اُمّتوں میں شریعت کی طرف سے قربانی کا حکم تھا اور بعض اقوام نے مذہب میں بگاڑ کی وجہ سے قربانی کی مختلف صورتیں وضع کر لی تھیں۔ سچے مذاہب میں جہاں بھی ظاہری یا نفس کی قربانی کا ذکر ملا ہے وہاں مقصود علامتی طور پر یہ بتانا ہے کہ اللہ پر ایمان لانے والا اپنے خالق کے لیے اسی طرح اپنے نفس، مال، جان اور جذبات کو قربان کرنے کا جذبہ اپنے اندر رکھتا ہے جیسے وہ ایک جانور اللہ کی راہ میں قربان کر دیتا ہے۔

قربانی کے لیے الضَّحَایَا، اَلْاَضْحَاۃِ، اَلذَّبَائِح، نسیکۃ، بِذِبْحٍ عَظِیْمٍ اور نَحر کے الفاظ اور قربانی کے جانوروں کے لیے الھدی والقلائد اور اَلْبُدْنَ، بَقَرَۃ، نَاقَۃ کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں:

نُسُک: قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ (الانعام:163)

تو کہہ دے کہ میری عبادت اور میری قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا ربّ ہے۔

اپنے تئیں خدا کی راہ میں فِدا کر دینے کو عربی میں نُسُک کہا جاتا ہے۔

نسیکۃ: وَلِذٰلِکَ سُمِّیَتْ بِالنَّسِیْکَۃِ۔ اور اسی لیے اس قربانی کا نام عربی میں نسیکہ ہے اور نُسُک کا لفظ فرمانبرداری اور بندگی کے معنوں میں آتا ہے۔

وَکَذٰلِکَ جَاءَ لَفْظُ النُّسُکُ بِمَعْنَی ذَبْحِ الذَّبِیْحَۃِ۔ اور ایسا ہی یہ لفظ یعنی نُسُک ان جانوروں کے ذبح کرنے پر بھی زبان مذکور میں استعمال پاتا ہے جن کا ذبح کرنا مشروع ہے۔

الضَّحَایَا، قُرْبَانًا: فَلِاَجْلِ ذٰلِکَ سُمِّیَ الضَّحَایَاقُرْبَانًابِمَا وَرَدَاِنَّھَا تَزِیْدُقُرْبَانًاوَلُقْیَانًا...وَاِنَّھَامِنْ اَعْظَمِ نُسُکِ الشَّرِیْعَۃِ۔

اسی وجہ سے ذبح ہونے والے جانوروں کا نام قربانی رکھا گیا کیونکہ حدیثوں میں آیا ہے کہ یہ قربانیاں خدا تعالیٰ کے قرب اور ملاقات کا موجب ہیں ... اور یہ قربانیاں شریعت کی بزرگ تر عبادتوں میں سے ہیں۔

بِذِبۡحٍ عَظِيۡمٍ: وَفَدَيۡنٰهُ بِذِبۡحٍ عَظِيۡمٍ (سورۃ الصّٰفّٰت:108)۔ اور ہم نے ایک ذبحِ عظیم کے بدلے اُسے بچالیا۔

اَلۡهَدۡىَ وَلَا الۡقَلَآئِدَ: يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تُحِلُّوۡا شَعَآئِرَ اللّٰهِ وَلَا الشَّهۡرَ الۡحَـرَامَ وَلَا الۡهَدۡىَ وَلَا الۡقَلَۤائِدَ وَلَاۤ اٰۤمِّيۡنَ الۡبَيۡتَ ...(المائدہ:3) اے لوگو جو ایمان لائے ہو! شعائراللہ کی بے حرمتی نہ کرو اور نہ ہی حرمت والے مہینہ کی اور نہ قربانی کے جانوروں کی اور نہ ان جانوروں کی جن کی گردنوں میں قربانی کی علامتیں پہنائی ہوئی ہوں ...

نَحَر: فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانۡحَرۡ (الکوثر:3) پس اپنے ربّ کے لئے نماز پڑھ اور قربانی دے۔

اَلۡبُدۡنُ (نَاقَةٌ، بَقَرَةٌ): (الحج:37) قربانی کے اونٹ۔ اَلۡبُدۡنُ، اَلۡبَدَنَةُ کی جمع ہے ایسی اونٹنی یا گائے کو کہتے ہیں جو مکّہ میں حج کے موقع پر ذبح کی جاتی ہے۔

آدم کے دو بیٹوں کی قربانی کا واقعہ

سورۃ المائدہ میں آدم کے دو بیٹوں کا قربانی پیش کرنے کا واقعہ بیان ہؤا ہے:

وَاتۡلُ عَلَيۡهِمۡ نَبَاَ ابۡنَىۡ اٰدَمَ بِالۡحَقِّ ۘ
اِذۡ قَرَّبَا قُرۡبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنۡ اَحَدِهِمَا وَلَمۡ يُتَقَبَّلۡ مِنَ الۡاٰخَرِ ؕ
قَالَ لَاَقۡتُلَنَّکَ ؕ قَالَ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الۡمُتَّقِيۡنَ۔ (المائدہ:28)

”اور اُن کے سامنے حق کے ساتھ آدم کے دو بیٹوں کا واقعہ پڑھ کر سُنا جب ان دونوں نے قربانی پیش کی تو ان میں سے ایک کی قبول کرلی گئی اور دوسرے سے قبول نہ کی گئی۔ اس نے کہا میں ضرور تجھے قتل کر دوں گا۔ (جواباً) اس نے کہا یقیناً اللہ متقیوں ہی کی (قربانی) قبول کرتا ہے۔“

اس آیتِ کریمہ میں آدم کے دو بیٹوں کی طرف سے پیش کی جانے والی قربانی کا ذکر ہے۔ قَرَّبَا قُرۡبَانًا یعنی ان دونوں نے قربانی پیش کی۔ یہاں قربانی کی قسم کی تفصیل بیان نہیں ہوئی لیکن ثابت ہوتا ہے کہ قربانی کی قبولیت کے لیے قربانی کرنے والے کی صدقِ نیّت اور تقویٰ ضروری ہے۔ اس میں جس کی قربانی قبول نہ کی گئی اس نے طیش میں آکر دوسرے سے کہا کہ میں تجھے ضرور قتل کر دوں گا۔ اس بات نے جو دوسرے بیٹے کی جواب کے لیے دلیل اور ثبوت مہیا کر دیا ہے کہ ایسے مزاج کا شخص اللہ کا خوف دل میں نہیں رکھتا اس کی قربانی اللہ کے ہاں قابلِ قبول نہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ نے اس آیت کی تشریح میں قرب کے مقام کو واضح کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ ایسے متقی انسان کی کسی انسان سے محبت لِلّٰہ، وَبِاللّٰہ وَفِی اللّٰہ ہوتی ہے اور اسی طرح سے ایسے متقی انسان کا بغض بھی ہوتا ہے یعنی وہ بھی صرف خدا کی رضا کی خاطر نہ یہ کہ محض اپنے نفس کی تسکین کے لیے۔ (ماخوذ از حقائق الفرقان، تفسیر سورہ المائدہ، آیت 28) اس آیت نے یہ نکتہ بھی سمجھا دیا کہ قربانی پیش کرنے والے شخص کو یہ جائزہ لینا چاہیے کہ کہیں وہ اشتعال انگیزی والا مزاج تو نہیں رکھتا جس کی وجہ سے وہ خدا کی ناراضی کا باعث بننے والے کاموں کا ارتکاب کر بیٹھتا ہے جیسا کہ اس آیت میں مذکور ہے۔

نَحر کا ایک مطلب اولاد کے لیے قربانی دینا بھی ہوتا ہے

فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانۡحَرۡ (سورۃ الکوثر:3)

پس اپنے ربّ کے لئے نماز پڑھ اور قربانی دے۔

نَحَر کا ایک مطلب اولاد کے لیے قربانی دینا بھی ہوتا ہے جیسے عقیقہ کے موقع پر قربانیاں دیتے ہیں۔ اس سے گزشتہ آیت میں فرمایا گیا ہے کہ یقیناً ہم نے تجھ کو معارفِ کثیر عطا فرمائے ہیں۔ اس کا ایک یہ مطلب بھی ہے کہ آنحضرت ﷺ کو کثرت کے ساتھ روحانی اولاد عطا ہوئی جس کا سلسلہ ہمیشہ یعنی قیامت تک جاری رہے گا۔ اور آپؐ کی روحانی اولاد کے ذریعے آپؐ کے فیوض اور انوار و برکات اس دنیا میں جاری رہیں گے۔ اس سورۃ مبارکہ میں مخالفین کے اس اعتراض کا ردّ ہوتا ہے جو آپ کو اَبۡتَر یعنی بے اولاد ہونے کا طعنہ دیتے تھے۔ آپؐ کی اولاد تھی تو اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو قربانی یعنی نَحَر کا ارشاد فرمایا تھا۔

قربانی کے اونٹ شعائر اللہ میں شامل ہیں

وَالۡبُدۡنَ جَعَلۡنٰهَا لَكُمۡ مِّنۡ شَعَآئِرِ اللّٰهِ لَكُمۡ فِيۡهَا خَيۡرٌ ۖ فَاذۡكُرُوا اسۡمَ اللّٰهِ عَلَيۡهَا صَوَآفَّ ۚ فَاِذَا وَجَبَتۡ جُنُوۡبُهَا فَكُلُوۡا مِنۡهَا وَاَطۡعِمُوا الۡقَانِعَ وَالۡمُعۡتَرَّ ؕ كَذٰلِكَ سَخَّرۡنٰهَا لَكُمۡ لَعَلَّكُمۡ تَشۡكُرُوۡنَ۔ (الحج:37)

”اور قربانی کے اونٹ جنہیں ہم نے تمہارے لئے شعائر اللہ میں شامل کر دیا ہے ان میں تمہارے لئے بھلائی ہے۔ پس ان پر قطار میں کھڑا کر کے اللہ کا نام پڑھو۔ پس جب (ذبح کرنے کے بعد) ان کے پہلو زمین سے لگ جائیں تو ان میں سے کھاؤ اور قناعت کرنے والوں کو بھی کھلاؤ اور سوال کرنے والوں کو بھی۔ اسی طرح ہم نے انہیں تمہاری خدمت پر لگا رکھا ہے تاکہ تم شکر کرو۔“

گائے ذبح کیے جانے کا ذکر

اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ یقیناً اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم ایک (امتیاز رکھنے والی) گائے کو ذبح کرو۔ انہوں نے کہا کیا تو ہمیں ہنسی کا نشانہ بنا رہا ہے؟ اس نے کہا کہ میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ میں جاہلوں میں سے ہو جاؤں۔ (البقرہ:68)

اس آیت مبارکہ میں اور اس سے اگلی آیات (69 تا 72) میں بنی اسرائیل میں گائے کی پرستش اور حضرت موسیٰؑ کا اپنی قوم یعنی بنی اسرائیل کو اس کی پرستش اور شرک سے روکنے کے لیے اس گائے کو ذبح کرنے کے حکم کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ بنی اسرائیل مصر میں رہتے تھے جہاں زمانہ قدیم سے لوگ مقدّس بَیل ایپس (Apis) کی عبادت کرتے تھے۔ مصریوں میں بَیل اور گائے کے علاوہ اور جانوروں کو بھی مقدّس سمجھا جاتا تھا اور ان کا نمائندہ سب سے بڑے مندر میں رکھا جاتا تھا۔ اس وجہ سے بنی اسرائیل میں گائے یا بیل کی عظمت شروع سے چلی آرہی تھی۔ بلکہ بنی اسرائیل کے بعض فرقوں میں تو گائے کا یہ تقدّس اور احترام اُلوہیت کی عظمت تک پہنچا ہؤا تھا۔ اور یہی وجہ ہے کہ جب بنی اسرائیل نے اپنے لیے معبود بنایا تو وہ بھی بچھڑے کی ہی شکل پر تھا۔

بعض تاریخی حوالوں کے مطابق فرعون کی قوم میں بھی بَیل کی پوجا کی جاتی تھی اور ایک بے عیب بَیل کو مصر کے سب سے بڑے مندر میں بطور دیوتا کے رکھا جاتا تھا۔ اس قسم کے جانوروں کو بھی مقدس سمجھا جاتا تھا گو ان کی عبادت نہیں کی جاتی تھی۔ اس قسم کے جانوروں کا کھانا جائز نہیں تھا، ان کے دانستہ قتل پر پھانسی اور نادانستہ قتل پر جرمانہ کی سزا تھی۔

عبادت کے لیے منتخب کیے جانے والے اس بَیل میں کچھ اور خصوصیات کا ہونا بھی ضروری تھا جیسا کہ یہ بَیل شوخ رنگ، عمر کے لحاظ سے جوان اور بے عَیب ہو اور کسی اور مقصد یعنی ہل چلانے اور کھیتوں کو سیراب کرنے کے لیے استعمال میں نہ لایا جاتا ہو۔ اس بَیل کی پیدائش پر ملک میں چھٹی ہوتی تھی، اس دن اسے زیارت کے لیے لوگوں کے سامنے لایا جاتا تھا۔ اس کی موت پر اس وقت تک ماتم رہتا تھا جب تک کہ اس کی جگہ نئے بَیل کا انتخاب نہ ہو جائے۔ اس بَیل کے احوال اور اس کے مندر کے پجاریوں کی خوابوں کا مصری لوگوں کی زندگی میں بہت عمل دخل تھا۔ الغرض اس کھلم کھلا شرک کے ساتھ ساتھ اور بہت سی رسومات وروایات مصری تہذیب کا حصہ بن گئی تھیں۔

”ممفس کے دیوتا بَیلوں کا سلسلہ مصریوں کے آخری بادشاہوں تک چلنا ثابت ہے چنانچہ رعمیس ثانی کے زمانہ سے لے کر جس کے زمانہ میں حضرت موسیٰؑ پیدا ہوئے اس کے ٹولومک زمانہ Ptolemaic Period تک کم سے کم چوبیس بَیل یکے بعد دیگرے ممفِس کے مقام پر فتاح کے مندر میں پُوجا کے لیے رکھے گئے تھے۔“

(The Nile And Egyptian Civilization By Moret Page 363)

(تفسیر کبیر، جلد اوّل، صفحہ 503)

حضرت موسیٰؑ کی شریعت میں گائے کے ذبح کرنے کے حکم میں بھی اللہ تعالیٰ کا یہی منشاء تھا کہ اس قوم سے شرک اور بت پرستی کو ختم کرکے واحد و یگانہ خدا کی توحید قائم کی جائے۔ اس بَیل کا انتخاب بنی اسرائیل کیسے کرتے تھے، اس بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ تفسیر زیر آیات البقرہ 68 تا 72 میں تحریر فرماتے ہیں:

”معلوم ہوتا ہے کہ ان کی بدقسمتی سے کوئی ایسا بَیل ان کے گلّے میں پیدا ہو گیا جو نہایت خوشنما اور خوش رنگ تھا۔ چونکہ فرعون کی قوم میں بَیل کی پوجا کا عام رواج تھا ... اس پر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا کہ ان میں گائے کی قربانی کا رواج پیدا کیا جائے تا کہ اس قسم کے خیالات کا قلع قمع ہو بنی اسرائیل کے دل میں چونکہ چور تھا انہوں نے فوراً شبہ کیا کہ اس خاص بَیل کے متعلق جو ہماری قوم میں چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کسی طرح اُن کا پتہ لگ گیا ہے اور انہوں نے اس بَیل کو مدّ نظر رکھتے ہوئے ہمیں بَیل کی قربانی کا حکم دیا ہے۔ اس وقت یہود کی مثال بالکل 'چور کی داڑھی میں تنکا' والی ہو گئی اور انہوں نے بجائے اس کے کہ خاموشی سے ایک بَیل ذبح کر دیتے اور اس طرح اُن کے عیب پر بھی پردہ پڑا رہتا اور منشائے الٰہی بھی پورا ہو جاتا کہ آہستہ آہستہ ان کے دلوں سے گائے اور بَیل کی عظمت بالکل نکل جائے الٹا یہ کیا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر سوالوں کی بھرمار شروع کر دی کہ ضرور آپ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی خاص بَیل کے ذبح کرنے کا حکم ہؤا ہے۔ اس کی ہمیں نشانیاں بتائی جائیں۔ اس جرح قدح کا نتیجہ یہ نکلا کہ آخر اللہ تعالیٰ نے وہ تمام علامتیں جو اس مخصوص بَیل میں پائی جاتی تھیں جس کا ادب و احترام بنی اسرائیل میں پیدا ہو رہا تھا انہیں بتادیں اور وہ خاص بَیل انہیں ذبح کرنا پڑا اور شرمندگی الگ اٹھانی پڑی۔“ (تفسیر کبیر، جلد اوّل، صفحہ 502)

ایسی قربانی جسے آگ کھا جائے

وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ یقیناً اللہ نے ہم سے عہد لے رکھا ہے کہ ہم ہرگز کسی رسول پر ایمان نہیں لائیں گے مگر اس وقت جب وہ ہمارے پاس ایسی قربانی لائے جسے آگ کھا جائے، تُو (ان سے) کہہ دے کہ مجھ سے پہلے بھی تو رسول تمہارے پاس کھلے کھلے نشان لا چکے ہیں اور وہ بات بھی جو تم کہتے ہو۔ پھر تم نے کیوں انہیں سخت تکلیفیں دیں، اگر تم سچے ہو۔ (اٰل عمران:184)

اس جگہ سوختنی قربانیوں کا ذکر ہے۔ ایسی قربانی جسے آگ میں ڈالا جاتا ہے۔ یہودیوں اور ہندوؤں میں اب بھی قربانیوں کو آگ میں ڈالا جاتا ہے۔ اسرائیلیوں کی طرح کافروں میں بھی سوختنی قربانی کی ملتی جلتی شکل رائج تھی۔ اور کیلاش کافروں میں جو چترال میں رہتے ہیں آج بھی کسی نہ کسی رنگ میں موجود ہے۔ (الاسلام ویب سائٹ، قدیم کافرستان میں اسرائیلی عنصر)

موسوی شریعت میں جس سوختنی قربانی کا حکم ملتا ہے وہ نفسانی حرص کو ختم

کرنے کے لیے تھا ورنہ عام طور پر جہاں قربانیاں وغیرہ ہوتی ہیں وہاں ان قربانیوں سے فائدہ اٹھانے کی ترغیب بھی پنپنے لگتی ہے اور اس وقت معاشرے میں جو حرص و ہوا کا رجحان پیدا ہو چکا تھا یہ ضروری تھا کہ ایسے احکام دیے جاتے جس سے لوگوں میں کلیۃً بے غرض ہو کر خدا کی راہ میں قربانی پیش کرنے کا جذبہ پیدا ہوتا۔ اس شریعت کے مطابق سوختنی قربانی سبت کی تیاری کے دن، چھٹے دن یعنی جمعہ کے روز نویں گھڑی میں جو قریباً ساڑھے تین بجے ختم ہوتی چڑھائی جاتی تھی۔ یہودیوں میں سوختنی قربانی کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

یہود اپنی تعلیم کے موافق قربانی سوختنی کے پابند تھے جو ہیکل کے آگے بکرے ذبح کر کے آگ میں جلاتے تھے۔ اس میں شریعت کا راز یہ تھا کہ اسی طرح انسان کو خدا تعالیٰ کے آگے اپنے نفس کی قربانی دینی چاہیے اور نفسانی جذبات اور سرکشیوں کو جلا دینا چاہیے۔ اس قربانی کا عملدرآمد کیا ظاہری طور پر اور کیا باطنی طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں یہود نے ترک کر دیا تھا اور دوسری مکروہات میں مبتلا ہو گئے تھے جیسا کہ ظاہر ہے پس جب حقیقی سوختنی قربانی یہود نے ترک کر دی جس سے مراد خدا کی راہ میں اپنا نفس قربان کرنا اور جذبات نفسانیہ کو جلا دینا ہے تب خدا تعالیٰ کے قہری عذاب نے جسمانی قربانی سے بھی ان کو محروم کر دیا۔ پس یہود کی پوری بدچلنی کا وہ زمانہ تھا جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث فرمائے گئے۔ اسی زمانہ میں یہود کا پورا استیصال ہؤا اور اسلامی قربانیاں جو حج بیت اللہ میں خانہ کعبہ کے سامنے کی جاتی ہیں یہ دراصل انہیں قربانیوں کے قائم مقام ہیں جو یہود بیت المقدس کے سامنے کرتے تھے۔ صرف فرق یہ ہے کہ اسلام میں سوختنی قربانی نہیں۔ یہود ایک سرکش قوم تھی۔ ان کے لیے نفسانی جذبات کو جلا دینا ضروری سمجھ کر یہ نشان ظاہری قربانی میں رکھا گیا تھا۔ اسلام کے لیے اس نشان کی ضرورت نہیں صرف اپنے تئیں خدا کی راہ میں قربان کر دینا کافی ہے۔ منہ۔

(روحانی خزائن جلد 22، حقیقۃ الوحی، حاشیہ، صفحہ 207، آن لائن ایڈیشن)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ سوختنی قربانی اور اس آیت کے مضمون کو واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

آنحضرت ﷺ نے جو قربانی کا مفہوم پیش کیا اس میں کہیں اس کو جلانے کا ذکر نہیں ملتا۔ بائبل میں یہ اشارہ ملتا ہے کہ وہ وقت بھی آئے گا کہ جبکہ سوختنی قربانی منسوخ کی جائے گی۔ مگر رسول اللہ ﷺ نے سوختنی قربانی میں جو منسوخ کیا وہ قربانی نہیں منسوخ کی جس کا وہ مطالبہ کرتے تھے یہ فرق میں آپ کو سمجھانا چاہتا ہوں کیونکہ یہاں تھوڑا سا کنفیوژن پیدا ہو جائے گا اگر آپ فرق نہیں سمجھیں گے۔ سوختنی قربانی کا ایک وہ تصور ہے جو وہ پیش کرتے تھے۔ وہ ہے ہی جھوٹا ایسی کوئی قربانی نہیں تھی سوختنی قربانی جو یہود کے مطابق کچی اسی طرح رکھ دی جاتی تھی اور آسمان سے آگ اترا کرتی تھی اور اس قربانی کو کھا جاتی تھی۔ رفتہ رفتہ زمانے سے انہوں نے یہ تصور بنا لیا اور یہ سمجھا کہ انبیاء کا یہ معجزہ تھا اور ان کی سچائی کی دلیل تھی کہ آسمان سے آگ اترے اور قربانی کو کھا جائے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ نبی سچے ہیں۔ اور یہ ہم سے عہد لیا تھا اللہ تعالیٰ نے کہ جب تک ایسی قربانی نہ کر کے دکھائے تم نے اس کو ماننا نہیں ہے۔ یہ دونوں باتیں جھوٹ ہیں۔ کہیں بائبل میں یہ عہد نہیں لیا گیا نہ اس قربانی کا نقشہ اس طرح کھینچا گیا ہے۔ وہ قربانی ملتی ہے جس کو انہوں نے خود جلایا اور جب لکڑیوں کے نیچے آگ دے دی اور جل گئی تو پھر بجلی بھی گری ہے بعد میں مگر جلنے کا موجب یا جلانے کا موجب بجلی نہیں بلکہ اپنے ہاتھ سے لگائی ہوئی آگ ہؤا کرتی تھی۔ اس لیے ان لوگوں میں جو یہ بعد میں بنا لیا کہ آسمان سے بجلی گرتی تھی اور ویسے ہم نہیں جلاتے تھے یہ وہی حرص ہے جو اس کے اوپر منتج ہوئی ہے اب اس عُذر کے بعد یہ لمبے عرصہ تک اپنی قربانیاں کھاتے رہے ہیں کیونکہ نہ آسمان سے آگ اُتری نہ قربانی بھسم ہوئی۔ تو اپنی طرف سے حرص بھی پوری کر لی اور نافرمان بھی نہ بنے۔ یہ سب جھوٹ پر مبنی قصے ہیں کوئی ایسی قربانی جس کو ہمیشہ براہ راست خدا کی طرف سے نازل ہونے والی آگ جلاتی ہو اس کا کوئی وجود نہیں ہے۔ پس قرآن کریم جب یہ کہتا ہے کہ اگر تم سچے ہو تو بتاؤ مراد یہ ہے کہ تم اگر اس بات میں سچے ہو کہ تم ایسے معجزوں کو دیکھو گے تو ایمان لے آؤ گے تو بتاؤ کہ تم نے پہلے ان معجزوں کو دیکھا تم کہتے ہو ہم نے دیکھا تو پھر کیوں ان لوگوں کی مخالفت کی؟ ابھی بھی تم وہی ہو تمہارے نفس کی وجہ ہے نہ فرضی سوختنی قربانی کا حکم تھا۔ لیکن جو سوختنی قربانی کا اصل حکم تھا اس میں بائبل میں پیشگوئی پہلے سے موجود تھی کہ ایک وقت آئے گا کہ اس حکم کو منسوخ کر دیا جائے گا۔ اور وہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں تزکیۂ نفس اس مقام تک پہنچ گیا کہ یہ قربانیاں حرص و ہوا کا ذریعہ نہ رہیں اور پھر کسی ایک مقام سے تعلق نہیں ہر جگہ ہیں۔ مکے میں بھی سال میں ایک دفعہ قربانیاں ہوتی ہیں لیکن ان لوگوں میں جو دنیا میں ہزاروں میل کا سفر طے کر کے آئے ہیں ان لوگوں میں استطاعت ہی کوئی نہیں کہ اس کو اپنا ذریعۂ حرص سمجھیں۔ نہ مکّہ کے مجاوروں میں یہ توفیق کہ اس سب کو سمیٹ لیں پس ایک تو تزکیہ اپنی جگہ اس مقام پہ پہنچ گیا کہ اس حکم کی ضرورت نہ رہی۔ دوسرے ممکن ہی نہیں رہا لوگوں کے لیے۔ چنانچہ غریب لوگ علاقے کے بدّو جن کے لیے خدا نے یہ رزق کا ذریعہ بنایا تھا یہ گرمیوں اور سردیوں کے سفر جن کے لیے رزق کا ذریعہ بنائے تھے ان کو وہ سارا سال گوشت مل جاتا ہے وہ اس کو اکٹھا کر کے خشک کر دیتے ہیں تو جلانے کی ضرورت باقی نہیں رہی۔

(اردو ترجمۃ القرآن کلاس نمبر 49 سے سن کر تحریر کیا)

خوش قسمت وہ شخص ہے کہ خدا سے محبت کرے

اسلامی شریعت کی تحت کی جانے والی قربانیاں سابقہ امتوں کی قربانیوں میں سبقت لے گئی ہیں۔ اسلام میں 10 ذوالحجہ سے لے کر 12 ذوالحجہ کے دوران عید الاضحیٰ کے موقع پر دنیا بھر میں جو قربانی کی جاتی ہے اس میں اونٹ، گائے، بھیڑ، بکری اور دُنبہ کی قربانی شامل ہے۔ تمام تر مشروع پابندیوں کے ساتھ جن پر واجب ہو، جانور کی قربانی دینا مناسکِ حج و عمرہ کا ایک اہم رُکن ہے۔

جو عظیم الشان قربانی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان کے نتیجہ میں پیش کی اس کی انسانی تاریخ میں اور کہیں مثال نہیں ملتی۔ عید الاضحیٰ سے وابستہ قربانی اسی عظیم الشان قربانی کے تتبع میں ہے جو آج سے ہزاروں سال قبل کی گئی۔

جو عید حضرت ابراہیمؑ نے منائی تھی وہ آج کل کی عید سے بہت مختلف تھی۔ وہ اللہ تعالیٰ کے رضاجوئی کی عید تھی۔ یہ واقعہ قرآن کریم میں یوں بیان ہوُا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیمؑ کو ایک بچہ، مبشر اولاد (یعنی حضرت اسماعیلؑ) عطا فرمائی۔ جب یہ بچہ چلنے پھرنے اور دوڑنے کی عمر کو پہنچ گیا اور بات سمجھنے کے قابل ہو گیا تو آپؑ نے جو اس وقت نبوت پر فائز ہو چکے تھے اس بچے کو بتایا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں۔ اے میرے پیارے بیٹے بتا کہ تیرا اس خواب کے بارے میں کیا خیال ہے؟ بچہ جو اس عظیم الشان نبی کی تربیت میں تھا اس نے بلا چون و چرا جواب دیا کہ جیسا آپؑ نے خواب دیکھا ہے ویسا ہی کیجیے اور آپؑ مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائیں گے۔ حضرت ابراہیمؑ کو اس قربانی کے بارے میں خواب دکھایا گیا تھا الہاماً حکم نہیں دیا گیا تھا۔ لیکن آپ اللہ کی اطاعت کے جس اعلیٰ درجہ پر فائز تھے آپؑ نے اس وقت یہ نہیں سوچا کہ جس خدا نے مجھے یہ مبشر اولاد عطا فرمائی ہے اسے میرے ہی ہاتھوں ختم کروانے میں اللہ تعالیٰ کی کیا حکمت ہو سکتی ہے؟ (تفصیل کے لیے دیکھیں سورۃ الصّٰٓفّٰت آیات 100-112) جب حضرت ابراہیمؑ اس خواب کو عملی رنگ میں پورا کرنے کے تیار ہوتے ہیں اور اپنے پیارے بیٹے کو ذبح کرنے کے لیے زمین پر لٹادیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ آپؑ کی اس اطاعت کو کس رنگ میں قبول فرماتا ہے اس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

ابھی حضرت ابراہیمؑ کی آزمائش کا کچھ سفر باقی تھا۔ اس موقع پر بھی اللہ تعالیٰ فرما سکتا تھا کہ ہاں تونے اس رؤیا کو پورا کر دیا، ہم تیرے دل پر نگاہ ڈال رہے ہیں، ہم تجھے صرف آزمانا چاہتے تھے لیکن ابھی ایک منزل باقی تھی۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے اس حد تک بڑھنے کی توفیق عطا فرمائی فَلَمَّآ اَسۡلَمَا وَتَلَّهٗ لِلۡجَبِيۡنِ پھر جب حضرت ابراہیمؑ نے حضرت اسماعیلؑ کو زمین پر اوندھے منہ لٹا دیا وَتَلَّهٗ لِلۡجَبِيۡنِ کہتے ہیں پیشانی کے بل لٹا دینا۔ اس میں بھی بڑی حکمت ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق قرآن کریم کے ذکر سے معلوم ہوتا ہے کہ بہت ہی نرم دل تھے اس لیے آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر شاید آپؑ کے لیے ذبح کرنا مشکل ہوتا۔ عام باپ کے لیے تو یہ ناممکن نظر آتا ہے لیکن باوجود اتنے بڑے حوصلے کے پھر بھی ایک نرم دل انسان کے لیے چہرہ دیکھتے ہوئے اپنے بیٹے کو ذبح کرنا بہت مشکل کام ہے اس لیے الٹالٹایا تاکہ نہ اس سے بچے کو تکلیف پہنچے اور نہ مجھے زیادہ تکلیف پہنچے۔ اس وقت خدا تعالیٰ نے ان کو پکارا اور فرمایا اے ابراہیم! تو نے اپنی رؤیا پوری کر دی۔ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجۡزِى الۡمُحۡسِنِيۡنَ اسی طرح ہم محسنوں کو جزا دیا کرتے ہیں۔ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الۡبَلٰٓؤُا الۡمُبِيۡنُ یہ تو ایک کھلی کھلی آزمائش تھی۔

https://www.alislam.org/urdu/kt/eid/19830917.pdf

اس سے قبل بھی کئی محرکات اور خوابوں کی وجہ سے جن میں خدا کی طرف سے اشارے تھے، حضرت ابراہیمؑ حضرت ہاجرہؑ اور حضرت اسماعیلؑ کو وادی غیر ذی زرع میں چھوڑ آئے تھے جس میں اللہ تعالیٰ کی منشاء یہی تھی کہ آپؑ کے ہاتھ پر بیت اللہ کی تعمیرِ نَو ہو جہاں آگے چل کر آنحضور ﷺ ایک کامل شریعت کے ساتھ تشریف لانے والے تھے۔ وہ قربانی جس کا تعلق عید الاضحیٰ والی قربانی سے جڑا ہوُا ہے اس سے بھی یہی منشاء تھا کہ بتایا جائے مذہب کے قیام کے لیے اپنی طرف سے قربانی کی ضرورت ہوتی ہے نہ یہ کہ دوسروں کی قربانی لی جائے۔ یہ وہی قربانی ہے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے ذبح عظیم کے الفاظ سے فرمایا ہے۔

سورۃ الفتح میں قربانی کا ذکر

اس سورت میں صلح حدیبیہ کے حالات اور اس موقع پر کی جانے والی قربانی کا ذکر ہے:

یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے کفر کیا تھا اور تمہیں مسجدِ حرام سے روک دیا تھا اور قربانی کو بھی جبکہ وہ روک دی گئی تھی کہ اپنی قربان گاہ تک پہنچے۔ اور اگر ایسے مومن مرد اور مومن عورتیں نہ ہوتے جنہیں نہ جاننے کے باعث تم اپنے پاؤں تلے کچل ڈالتے تو تمہیں اُن کی طرف سے لاعلمی میں کوئی نقصان پہنچ جاتا۔ یہ اس لئے ہوُا تاکہ اللہ اُسے اپنی رحمت میں داخل کرے جسے وہ چاہے۔ اگر وہ نتھر کر الگ ہو چکے ہوتے تو ضرور ہم ان میں سے کفر کرنے والوں کو دردناک عذاب دیتے۔ (سورۃ الفتح:26)

یقیناً اللہ نے اپنے رسول کو (اس کی) رؤیا حق کے ساتھ پوری کر دکھائی کہ اگر اللہ چاہے گا تو تم ضرور بالضرور مسجد حرام میں امن کی حالت میں داخل ہو گے، اپنے

سروں کو منڈواتے ہوئے اور بال کترواتے ہوئے، ایسی حالت میں کہ تم خوف نہیں کروگے۔ پس وہ اس کا علم رکھتا تھا جو تم نہیں جانتے تھے۔ پس اس نے اس کے علاوہ قریب ہی ایک اَور فتح مقدر کر دی ہے۔(سورۃ الفتح:28)

تمام مناسکِ حج کا مقصد محض دلوں میں اللہ تعالیٰ کا تقویٰ پیدا کرنا ہے

سورہ البقرہ میں حج اور عمرہ کے موقع پر قربانی کے حوالے سے اَلْهَدْیُ کا لفظ استعمال ہوا ہے۔

اور اللہ کے لئے حج اور عمرہ کو پورا کرو۔ پس اگر تم روک دیئے جاؤ تو جو بھی قربانی میسر آئے (کردو) اور اپنے سروں کو نہ منڈاؤ یہاں تک کہ قربانی اپنی (ذبح ہونے کی) مقررہ جگہ پر پہنچ جائے۔ پس اگر تم میں سے کوئی بیمار ہو یا اس کے سر میں کوئی تکلیف ہو تو کچھ روزوں کی صورت میں یا صدقہ دے کر یا قربانی پیش کرکے فدیہ دینا ہوگا۔ پس جب تم امن میں آجاؤ تو جو بھی عمرہ کو حج سے ملا کر فائدہ اٹھانے کا ارادہ کرے تو (چاہیے کہ) جو بھی اسے قربانی میں سے میسر آئے (کردے)۔ اور جو (توفیق) نہ پائے تو اسے حج کے دوران تین دن کے روزے رکھنے ہوں گے اور سات جب تم واپس چلے جاؤ۔ یہ دس (دن) مکمل ہوئے۔ یہ (اوامر) اُس کے لئے ہیں جس کے اہل خانہ مسجد حرام کے پاس رہائش پذیر نہ ہوں۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور جان لو کہ اللہ سزا دینے میں بہت سخت ہے۔ (سورۃ البقرہ:197)

تمام مناسکِ حج کا مقصد محض دلوں میں اللہ تعالیٰ کا تقویٰ پیدا کرنا ہے۔

ہر اُمّت کے لئے قربانی کا طریق

وَلِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ ؕ فَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَلَهٗۤ اَسْلِمُوْا ؕ وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ۔

اور ہم نے ہر اُمّت کے لئے قربانی کا طریق مقرر کیا ہے تا کہ وہ اللہ کا نام اُس پر پڑھیں جو اس نے انہیں مویشی چوپائے عطا کئے ہیں۔ پس تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے۔ پس اس کے لئے فرمانبردار ہو جاؤ۔ اور عاجزی کرنے والوں کو بشارت دے دے۔(الحج:35)

اس آیت مبارکہ میں یہ ثبوت موجود ہے کہ ہر امّت میں جانوروں کی قربانی کا طریق اور حکم جاری کیا گیا ہے اور ہمیشہ سے ہر امّت میں جانوروں کی قربانی کا حکم ہے۔ جن قوموں میں انسانی قربانی کا رواج تھا وہ مذہب کے بگاڑ کی وجہ سے پیدا ہوا تھا۔ بائبل کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ قدیم زمانہ میں انسانی قربانی کا رواج تھا اور بنی اسرائیل میں بھی ان کے مذہب کے بگاڑ کی وجہ سے رواج پا گیا جس کے نتیجے میں بیٹوں اور بیٹیوں کو بُتوں پر قربان کر دیا جاتا تھا۔

بنی اسرائیل کے متعلق لکھا ہے کہ انہوں نے ہوسیعؔ بادشاہ کے عہد میں "بعل کو پُوجا اور انہوں نے اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کو آگ میں چلوایا اور فال گیری اور جادو گری سے کام لیا۔" (نمبر2، سلاطین، باب،17 آیت 17) (تفسیر کبیر، سورۃ الحج، صفحہ 49) حضرت موسیٰؑ کے زمانہ میں بھی انسانی قربانی کا رواج تھا جسے موسوی شریعت کے ذریعہ سے سختی سے روکا گیا۔

ہر مذہب میں قربانی کا تصور موجود ہے اور اصل میں تو مویشی اور چوپائے قربان کرنے کا حکم تھا جیسا کہ آیتِ مذکورہ سے ثابت ہے۔ ان قربانیوں کا مقصد بھی ایک ہی ہے، خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا اور ایک استعارہ کے رنگ میں ہے کہ اپنی خواہشات کو خدا کی راہ میں قربان کرنا۔ خدا کی راہ میں خود کو قربان کرنے کا ایک مطلب یہ بھی ہے کہ اسی کے مطیع اور فرمانبردار ہو کر رہو۔

قربانی کے جانوروں کی حرمت

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحِلُّوْا شَعَآئِرَ اللّٰهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْيَ وَلَا الْقَلَآئِدَ وَلَاۤ آٰمِّيْنَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرِضْوَانًا ؕ وَاِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا ؕ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ اَنْ صَدُّوْكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اَنْ تَعْتَدُوْا ۘ وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۪ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۪ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ۔(لمائدہ:3)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! شعائر اللہ کی بے حرمتی نہ کرو اور نہ ہی حرمت والے مہینہ کی اور نہ قربانی کے جانوروں کی اور نہ ہی قربانی کی علامت کے طور پر پٹے پہنائے ہوئے جانوروں کی اور نہ ہی ان لوگوں کی جو اپنے ربّ کی طرف سے فضل اور رضوان کی تمنا رکھتے ہوئے حرمت والے گھر کا قصد کر چکے ہوں۔ اور جب تم اِحرام کھول دو تو (بے شک) شکار کرو۔ اور تمہیں کسی قوم کی دشمنی اس وجہ سے کہ انہوں نے تمہیں مسجدِ حرام سے روکا تھا اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم زیادتی کرو۔ اور نیکی اور تقویٰ میں ایک دوسرے سے تعاون کرو اور گناہ اور زیادتی (کے کاموں) میں تعاون نہ کرو۔ اور اللہ سے ڈرو۔ یقیناً اللہ سزا دینے میں بہت سخت ہے۔

اس آیت میں حج اور عمرہ سے متعلق چند آداب کا ذکر کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ قربانی کے لیے مخصوص کیے جانے والے جانوروں کے ساتھ نرمی کا سلوک کرو اور ان کے ساتھ کسی قسم کی زیادتی نہ کرو۔

یہاں الھدی سے مراد قربانی ہے اور القلائد سے مراد ایسے جانور ہیں جن کو گانیاں باندھ کر گلے میں قربانی کے نشان کے طور پر چھوڑ دیا جائے۔ بعض قربانیوں کو تو لوگ ہانک کر ساتھ لے جاتے ہیں۔ بعض پہلے سے تیار کرکے گردنوں پر نشان ڈال دیا کرتے تھے چھوڑ دیتے تھے کہ یہ اللہ کی راہ میں قربان ہونے کے لیے جانور تیار

ہو رہا ہے۔ ہمارے ہاں لاہور وغیرہ میں لیلے تیار کرتے تھے ان کو رنگ ونگ لگاتے تھے اور خاص طور پر ان کو پالتے تھے۔ اس کو گانی کہا جاتا ہے گردن میں پٹہ ساڈال دیا جاتا ہے۔وَلَا الْقَلَآئِدَ یعنی وہاں پہنچی ہوں یا نہ ہوں ان کے متعلق نشان ظاہر ہو گیا ہو کہ خدا کی خاطر قربانی کے لیے رکھے گئے ہیں۔ ان کے ساتھ زیادتی نہ کیا کرو۔

(اردو ترجمۃ القرآن کلاس نمبر 64، سورہ المائدہ آیات 1-4)

زمانۂ مسیح موعودؑ اور قربانی کے مہینے میں مماثلت

اصل روح کی قربانی ہے اے دانشمندو! اور بکروں کی قربانیاں روح کی قربانی کے لیے مثل سایوں اور آثار کے ہیں پس اس حقیقت کو سمجھ لو اور تم صحابہ رضی اللہ عنہم کے بعد یہ حق رکھتے ہو اور اس بات کے اہل ہو کہ اس حقیقت کو سمجھو اور تم ان میں سے ایک آخری گروہ ہو جو خدا کے فضل اور رحمت سے اس کے ساتھ شامل کیے گئے ہو۔ اور زمانوں کا سلسلہ جنابِ الٰہی سے ہمارے زمانہ پر ختم ہو گیا ہے جیسا کہ اسلام کے مہینے قربانی کے مہینہ پر ختم ہو گئے ہیں۔ اور اس میں اہل رائے کے لیے ایک پوشیدہ اشارہ ہے اور میں ولایت کے سلسلہ کو ختم کرنے والا ہوں جیسا کہ ہمارے سید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبوت کے سلسلہ کو ختم کرنے والے تھے اور وہ خاتم الانبیاء ہیں۔ اور میں خاتم الاولیاء ہوں میرے بعد کوئی ولی نہیں مگر وہ جو مجھ سے ہو گا اور میرے عہد پر ہو گا اور میں اپنے خدا کی طرف سے تمام تر قوت اور برکت اور عزت کے ساتھ بھیجا گیا ہوں۔ (خطبہ الہامیہ، صفحات 68-70)

پس ہر ایک مومن مرد اور عورت مومنہ پر جو خدائے ودود کی رضا کی طالب ہے واجب ہے کہ اس حقیقت کو سمجھے اور اس کو اپنے مقصود کا عین قرار دے اور اس حقیقت کو اپنے نفس کے اندر داخل کرے یہاں تک کہ وہ حقیقت ہر ذرّہ وجود میں داخل ہو جائے۔ اور راحت اور آرام اختیار نہ کرے جب تک کہ اس قربانی کو اپنے ربّ معبود کے لیے ادا نہ کر لے اور جاہلوں اور نادانوں کی طرح صرف نمونہ اور پوست بے مغز پر قناعت نہ کر بیٹھے بلکہ چاہیے کہ اپنی قربانی کی حقیقت کو بجالاوے اور اپنی ساری عقل کے ساتھ اور اپنی پرہیز گاری کی روح سے قربانی کی روح کو ادا کرے یہ وہ درجہ ہے جس پر سالکوں کا سلوک انتہا پذیر ہوتا ہے اور عارفوں کا مقصد اپنی غایت کو پہنچتا ہے اور اس پر تمام درجے پرہیز گاروں کے ختم ہو جاتے ہیں اور سب منزلیں راستبازوں اور برگزیدوں کی پوری ہو جاتی ہیں اور یہاں تک پہنچ کر سیر اولیاء کا اپنے انتہائی نقطہ تک جا پہنچتا ہے اور جب تو اس مقام تک پہنچ گیا تو تو نے اپنی کوشش کو انتہا تک پہنچا دیا اور فنا کے مرتبہ تک پہنچ گیا۔ پس اس وقت تیرے سلوک کا درخت اپنے کامل نشو و نما تک پہنچ جائے گا اور تیری روح کی گردن تقدس اور بزرگی کے مرغزار کے نرم سبزہ تک پہنچ جائے گی۔ اس اونٹنی کی مانند جس کی گردن لمبی ہو اور اس نے اپنی گردن کو ایک سبز درخت تک پہنچا دیا ہو اور اس کے بعد حضرت احدیت کے جذبات ہیں اور خوشبوئیں ہیں اور تجلّیات ہیں ...(روحانی خزائن، جلد 16، خطبہ الہامیہ، صفحات 35-39)

حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا:

حدیثوں میں آیا ہے کہ یہ قربانیاں خدا تعالیٰ کے قرب اور ملاقات کا موجب ہیں۔ اس شخص کے لیے کہ جو قربانی کو اخلاص اور خدا پرستی اور ایمانداری سے ادا کرتا ہے اور یہ قربانیاں شریعت کی بزرگ تر عبادتوں میں سے ہیں اور اسی لیے قربانی کا نام عربی میں نسیکۃ ہے اور نُسُک کا لفظ عربی زبان میں فرمانبرداری اور بندگی کے معنوں میں آتا ہے اور ایسا ہی یہ لفظ یعنی نُسُک ان جانوروں کے ذبح کرنے پر بھی زبان مذکور میں استعمال پاتا ہے جن کا ذبح کرنا مشروع ہے۔ پس یہ اشتراک کہ جو نُسُک کے معنوں میں پایا جاتا ہے قطعی طور پر اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ حقیقی پرستار اور سچا عابد وہی شخص ہے جس نے اپنے نفس کو مع اس کی تمام قوتوں اور مع اس کے اُن محبوبوں کے جن کی طرف اُس کا دِل کھینچا گیا ہے اپنے ربّ کی رضا جوئی کے لیے ذبح کر ڈالا ہے اور خواہش نفسانی کو دفع کیا یہاں تک کہ تمام خواہشیں پارہ پارہ ہو کر۔گر پڑیں اور نابود ہو گئیں اور وہ خود بھی گداز ہو گیا ...پس دیکھ کہ کیوں کر نُسُک کے لفظ کی حیات اور ممات کے لفظ سے تفسیر کی ہے اور اس تفسیر سے قربانی کی حقیقت کی طرف اشارہ کیا ہے پس اے عقلمندو! اس میں غور کرو اور جس نے اپنی قربانی کی حقیقت کو معلوم کر کے قربانی ادا کی اور صدق اور خلوص نیت کے ساتھ ادا کی پس بہ تحقیق اس نے اپنی جان اور اپنے بیٹوں اور اپنے پوتوں کی قربانی کر دی اور اس کے لیے اجر بزرگ ہے جیسا کہ ابراہیم کے لیے اس کے ربّ کے نزدیک اجر تھا اور اسی کی طرف ہمارے سیّد برگزیدہ اور رسول برگزیدہ نے جو پرہیز گاروں کا امام اور انبیاء کا خاتم ہے اشارہ کیا اور فرمایا اور وہ خدا کے بعد سب سچوں سے زیادہ تر سچا ہے بہ تحقیق قربانیاں وہی سواریاں ہیں کہ جو خدا تعالیٰ تک پہنچاتی ہیں اور خطاؤں کو محو کرتی ہیں اور بلاؤں کو دُور کرتی ہیں۔ (خطبہ الہامیہ ،روحانی خزائن، جلد 16، صفحات 33-34، 43-45)۔

جانور کی قربانی کے علاوہ، اللہ تعالیٰ کی ہی عطا کردہ اور بہت سی نعمتیں ہیں جنہیں ایک بندہ اپنے پروردگار کی رضا حاصل کرنے کے لیے قربان کر سکتا ہے۔ ان نعمتوں میں سے جان، مال، وقت اور اولاد کو قربان کرنے کے لیے ہر وقت تیار رہنے کا عہد اپنے اجلاسات میں کرتے ہیں۔ ہم اپنے ارد گرد اس کی عملی مثالیں بھی دیکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں قربانی کی اصل روح کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہر قربانی ہمیں اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے وفا اور قرب میں بڑھانے والی ہو، آمین۔

نیشنل اجتماع مجلس انصار اللہ برکینافاسو مورخہ 5،6،7 مئی 2023ء

نیشنل اجتماع مجلس انصار اللہ برکینافاسو 2023ء کا انعقاد مورخہ 5،6،7 مئی کو واگاڈوگو میں ہوا۔ 4؍مئی 2023ء کو مختلف ریجنز سے انصار کی آمد کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ مورخہ 5 مئی 2023ء کو دوپہر بارہ تا ایک بجے تمام انصار نے حضور انور ایدہ اللہ کا خطبہ جمعہ سنا جس کے بعد مقامی خطبہ جمعہ اور نماز عصر ادا کی گئیں۔ دوپہر ساڑھے تین بجے مکرم امیر صاحب برکینافاسو اور صدر مجلس انصار اللہ برکینافاسو نے برکینافاسو کا جھنڈا اور لوائے انصار اللہ لہرا کر اجتماع کا آغاز کروایا۔ تلاوت قرآن کریم کے ساتھ اجتماع کے پہلے اجلاس کا آغاز ہوا۔ اس کے بعد عہد انصاراللہ دہرایا گیا اور پھر نظم کے بعد امیر صاحب نے اپنی افتتاحی تقریر میں اسلام کے ابتدائی دور میں قربانی پیش کرنے والوں اور پھر برکینافاسو کے شہداء کی قربانیوں کا تفصیل سے ذکر کیا۔

5 مئی کو رات آٹھ بجے اجتماع کے مرکزی موضوع "وطن کی محبت ایمان کا حصہ ہے" پر تقریر ہوئی جو کہ محترم مائیگا تجان صاحب نے پیش کی۔

6 مئی کی صبح نماز فجر کے بعد مالی قربانی کے واقعات پر درس دیا گیا۔ اور رات کو صحت کو قائم رکھنے کے اصول پر تقریر ہوئی جو کہ ڈاکٹر کابورے ادریس صاحب نے پیش کی۔

اختتامی تقریب: مورخہ 7 مئی کو صبح ساڑھے سات بجے اجتماع کی اختتامی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کے بعد عہد اور نظم پیش کی گئی۔ پھر محترم نعیم باجوہ صاحب نے شہدائے مہدی آباد کی یاد میں ایک تقریر پیش کی۔ اس کے بعد اجتماع کی رپورٹ پیش کی گئی اور پھر امیر صاحب نے اوّل، دوم آنے والے انصار میں انعامات تقسیم کیے۔ اپنی اختتامی تقریر میں امیر صاحب نے انصار کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی اور دعا کے ساتھ اجتماع کا اختتام ہوا۔

اجتماع کی افتتاحی اور اختتامی کارروائی youtube کے ذریعہ لائیو نشر کی گئی جس کو بہت سے لوگوں نے اپنے گھروں میں بیٹھ کر دیکھا۔ امسال اجتماع کے موقع پر درج ذیل علمی مقابلہ جات منعقد ہوئے:

تلاوت قرآن کریم (صف دوم)، قاعدہ یسرنا القرآن (صف اول)، حفظ قرآن، سوال و جواب اور قصیدہ۔

امسال واگاڈوگو ریجن پہلے، گاوا ریجن دوسرے اور ددگو ریجن تیسرے نمبر پر رہا۔ اس اجتماع کی کُل حاضری 287 رہی۔

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ تمام شاملین کے ایمان و عرفان میں اضافہ فرمائے۔ آمین۔

(ماخوذ از رپورٹ: ناصر اقبال۔ مربی سلسلہ واگاریجن برکینافاسو)

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب وفات پا گئے

انّاللہ وا نّاالیہ راجعون

نصف صدی سے زائد عرصہ تک فضل عمر ہسپتال ربوہ میں طبی خدمات بجالانے والے واقف زندگی، پاکستان کے معروف اور ماہر سرجن محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا مبشر احمد صاحب مورخہ 29 مئی 2023ء بروز سوموار علی الصبح ایک بجے طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں بعمر 79 سال وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کچھ عرصہ سے جگر اور گردوں میں کینسر کے موذی مرض میں مبتلا تھے۔ آپ کو بہشتی مقبرہ کی اندرونی چار دیواری میں آپ کی والدہ محترمہ صاحبزادی محمودہ بیگم صاحبہ کے بالکل ساتھ دائیں طرف سپرد خاک کیا گیا۔

محترم صاحبزادہ مرزا مبشر احمد صاحب، حضرت مسیح موعودؑ کے پڑپوتے، حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے پوتے اور محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب (جو فضل عمر ہسپتال کے چیف میڈیکل آفیسر اور اس کی ترقی میں آغاز سے ہی ممد و معاون رہے) کے بیٹے تھے۔ اسی طرح آپ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ اور حضرت نواب محمد علی خان صاحبؓ کے نواسے تھے۔

آپ مورخہ 28/ دسمبر 1943ء کو قادیان میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم کے مراحل تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ اور تعلیم الاسلام کالج سے مکمل کرنے کے بعد آپ نے کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور سے 1968ء میں ایم بی بی ایس کی ڈگری حاصل کی۔ ہاؤس جاب کے بعد آپ کی شادی 14/ اپریل 1968ء کو محترمہ صاحبزادی امۃ الرقیب بیگم صاحبہ بنت مکرم صاحبزادہ مرزا حمید احمد صاحب (حضرت مصلح موعودؓ کی نواسی اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کی پوتی) کے ساتھ عمل میں آئی۔ آپ کا نکاح حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے پڑھایا۔ آپ کا تقرر 30 نومبر 1968ء کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں بطور ڈپٹی چیف میڈیکل آفیسر ہوا۔ اس طرح آپ نے بطور واقف زندگی اپنی خدمات کا آغاز کیا۔ کچھ عرصہ یہاں کام کرنے کے بعد مزید تعلیم حاصل کرنے کے لیے یوکے تشریف لے گئے۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ حصول تعلیم کے لیے یوکے روانہ ہونے سے قبل جب ڈاکٹر صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضورؒ نے ازراہ شفقت اس وقت اپنی اوڑھی ہوئی چادر ڈاکٹر صاحب کو پہنا دی اور بوقتِ رخصت دعاؤں اور بعض نصائح سے نوازا۔

آپ نے رائل کالج آف سرجنز ایڈنبرا میں ایف آر سی ایس (فیلوشپ آف رائل کالج آف سرجنز) کرنے کے لیے داخلہ لیا۔ اس دوران کچھ عرصہ کے لیے ربوہ تشریف لائے اور پھر تعلیم کا سلسلہ جاری رکھنے کے واسطے واپس چلے گئے۔ جنرل سرجری میں ایف آر سی ایس کی ڈگری مکمل کرنے کے بعد یوکے میں مختلف شہروں کے علاوہ High Wycombe میں بھی عملی تجربہ حاصل کرنے کی غرض سے ایک سال تک رُکے رہے اور دسمبر 1977ء میں ربوہ تشریف لے آئے۔ اُن دنوں فضل عمر ہسپتال کے چیف میڈیکل آفیسر آپ کے والد محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب تھے۔ ان کی سربراہی میں آپ نے سرجری کا شعبہ سنبھالا اور 45 سال تک اسی شعبہ میں کامیابی کے ساتھ ایسی فقید المثال خدمات سرانجام دیں کہ ایک زمانہ آپ کا قائل ہو گیا۔ فضل عمر ہسپتال میں آپ کا کُل عرصہ خدمت 54 سال 6 ماہ اور 27 دن ہے۔

آپ ہسپتال کے شعبہ سرجری کے سربراہ ہونے کے ساتھ ساتھ 1999ء سے انتظامیہ کمیٹی فضل عمر ہسپتال کے رُکن تھے اور اس وقت ڈائریکٹر پروفیشنل سروسز کے فرائض بھی سرانجام دے رہے تھے۔ ہسپتال کی ڈویلپمنٹ کے لیے حضرت خلیفۃ المسیح کی طرف سے جو بھی کمیٹیاں بنائی گئیں ان کے آپ ممبر رہے۔ بوقتِ وفات صدر کمیٹی بورڈ کے طور پر بھی خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو دستِ شفا عطا ہوا تھا۔ اسی وجہ سے پاکستان بھر کے دُور و نزدیک کے شہروں سے مریض آپ سے علاج کرانے کے لیے آتے اور شفایاب ہو کر واپس جاتے۔ آپ کا مریض کو دیکھنے اور علاج کرنے کا ایک خاص انداز تھا۔ تفصیلی چیک اپ کر کے اور ٹیسٹوں کو دیکھ کر آپریشن یا ادویات دینے کا فیصلہ کرتے۔

آپ کے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ صاحبزادی امۃ الرقیب بیگم صاحبہ کے علاوہ دو بیٹے محترم مرزا بشیر الدین فخر احمد صاحب (ہالینڈ)، محترم مرزا محمود احمد صاحب (یوکے) اور ایک بیٹی محترمہ امۃ العلیٰ زینوبیہ صاحبہ اہلیہ محترم مرزا محمود احمد صاحب (یوکے) شامل ہیں۔

(ماخوذ از https://www.alfazl.com/2023/06/05/71755/)

اِیمان کا معیار۔ وصیّت

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیلؓ

پڑھ کے قرآن جو نہ روتا ہو — اُس کے دِل میں بہت قَساوَت ہے
روح کی جان ہے خوشی دِل کی — جسم کی جان اُس کی صحت ہے
پیٹ خالی ہو جس کا، وہ پاتا — کشف و الہام کی حَلاوَت ہے
پیشگوئی ہو جس سے اک پوری — سب میں سچی وہی رَوایَت ہے
صرف لوگوں کے ڈر سے ترکِ گناہ — دہریت کی یہ اک عَلامت ہے
جیسے پیسے روپے کی ہے چوری — ویسے ہی آنکھ کی خِیانَت ہے
کار آمد ہیں علم دو ہی فقَط — ایک مذہب دُوُم طبابت ہے
مہدیؑ وقت و عیسیٰؑ دَوراں — اُس سے وابستہ اب ہدایت ہے
ہو چکی تھی خدا شناسی گُم — مل گئی پھر، یہ اُس کی بَرَکت ہے
جس حکومت کی ہو رعایا تُو — اُس کی لازِم تجھے اِطاعت ہے
احمدی ہی اِمام ہو تیرا — ورنہ ضائع تیری عِبادت ہے
اپنی لڑکی نہ غیر کو دیجو — گر تجھے کچھ بھی دِیں کی غیرت ہے
جو جنازہ پڑھے مُخالف کا — اُس پہ افسوس اور حسرت ہے
تیرے اِیمان کا جو ہے معیار — جانِ من! وہ تری وصیت ہے
بعد مرنے کے گر نہ ہو فردوس — زندگی ساری بے حقیقت ہے

جلسہ سالانہ ربوہ کی حسین یادیں

طاہرہ زرتشت

نیناں ہر پل نیر بہائیں ہُوک سی دل سے اُٹھتی ہے　　دل میں ہجر کا داغ چھپائے ایک زمانہ بیت گیا

ربوہ کے ساتھ تو ہم سب کا روح کا رشتہ ہے۔ اور اس کی یاد کبھی بھی ہمارے دلوں سے محو نہیں ہوتی۔ خلافت کی برکت سے جو اس شہر میں رونق تھی۔ وہ منظر کون فراموش کر سکتا ہے۔ چند یادیں، جو ذہن میں محفوظ ہیں انہیں بیان کرنے کی کوشش کرتی ہوں۔

اُس زمانہ میں دسمبر کے مہینے کی، شدید سردی میں جماعت کے مرکز ربوہ میں جلسہ سالانہ اپنی خاص شان و شوکت اور آن بان سے منعقد ہوُا کرتا تھا۔ اُن مبارک ایّام کا سب کو بے تابی سے انتظار رہتا تھا۔ احمدی گھرانوں میں جلسہ کی تیاری کا خاص اِہتمام ہوُا کرتا تھا۔ موسم کے مطابق کپڑے سلوائے جاتے، سادگی اور سلیقے سے تمام امور انجام پاتے۔ سفر میں ساتھ لے جانے کے لئے خشک میوہ جات، تازہ پھل اور دیگر کھانے پینے کا سامان رکھا جاتا۔ کچھ زائد گرم کپڑے، کمبل، چادریں، دلائی وغیرہ جلسہ سے پیشتر ہی امی جان تیار کروالیتیں، اور گاڑی میں رکھوا دیتی تھیں۔

ہم چونکہ فیصل آباد شہر میں رہتے تھے۔ فیصل آباد سے ربوہ کا فاصلہ کچھ زیادہ نہیں ہے۔ ہم سب بہن بھائی اپنے والدین کے ساتھ ہر جلسہ پر تینوں دن روزانہ صبح سویرے نمازِ فجر کے بعد ربوہ کے لئے بذریعہ کار روانہ ہوتے اور جلسہ کے آغاز سے پہلے ہی ربوہ پہنچ جاتے تھے۔ ہر رات کو نمازِ عشاء کے بعد ہم فیصل آباد واپس آجاتے شادی سے قبل اسی طرح جلسہ میں شمولیّت ہوتی رہی۔ کبھی ٹھہرنے کا موقع میسّر نہیں آیا۔

اس زمانے میں فیصل آباد سے ربوہ جانے والی سڑک زیادہ چوڑی نہیں تھی۔ گاڑیوں اور بسوں پر فیصل آباد اور ارد گرد کے لوگ سفر کرکے ربوہ پہنچتے تھے جس کی وجہ سے سڑک پر ربوہ جانے والوں کا رش ہوُا کرتا تھا۔ جن علاقوں سے ٹرین کی سہولت میّسر تھی، لوگ ٹرینوں پر سوار ہو کر ربوہ پہنچتے تھے۔ یہ سلسلہ جلسہ کے ایام میں جاری و ساری رہتا۔ سفر کے دوران دریائے چناب کے پُل سے گزرتے ہوئے وہاں سے، گاڑیوں اور بسوں پر سوار لوگ بڑے جوش سے اللہ اکبر کے نعرے لگاتے تھے۔

میرے لئے وہ لمحات بڑے ہی دل دلنشین اور دل پذیر ہوا کرتے تھے جب ہماری کار، ٹھاٹھیں مارتے ہوئے دریائے چناب کے اوپر سے گزرتی۔ نہ جانے کیوں میرے دل میں ایک ہلچل سی برپا ہو جاتی۔ میرا دل چاہتا کہ کچھ دیر یہاں ٹھہر جائیں۔ پانی کی لہروں کی اُچھل کود اور سرمستی سے پُل اکثر گیلا ہوُا کرتا تھا اس لئے گاڑی کی رفتار پُل پر چڑھتے ہی، قدرے کم کر دی جاتی۔ دریائے چناب کے ساتھ میری یہ اُلفت، بھی شاید ربوہ کی وجہ سے ہی تھی۔ اور آج بھی ہے ؎

بہتے دریا کے اک کنارے پر ، شہر ہم نے بھی اک بسایا تھا
اپنے خونِ جگر سے پھر اس کو اِک چمن زار سا سجایا تھا
بادِ رحمت وہاں پہ چلتی تھی باغِ جنّت کا اک نظّارا تھا
مردِ فارس، وہاں پہ رہتا تھا جان و دل سے ہمیں وہ پیارا تھا

شدید سردی کے باوجود لوگوں کا جوش و جذبہ قابلِ دید ہوُا کرتا تھا۔ جلسہ میں شمولیت کے لئے لوگوں کے قافلے مختلف شہروں اور اضلاع سے جوق در جوق چلے آتے کچے راستوں پر مٹی اُڑتی تھی۔ اُس وقت ربوہ کی زمین کلر زدہ تھی، سرسبز نہ تھی۔ نہ ہی ربوہ اس قدر گنجان آباد تھا، جیسا کہ آج کل ہے۔ بارش ہوتی تو کیچڑ ہو جاتا۔ ہر قسم کے حالات میں، جلسہ میں شامل ہونے والے مرد و زن تازہ دم اور خوش و خرّم دکھائی دیتے تھے۔ کیوں نہ ہوتے، خلافت کی شمع کے پروانے، جانثار، خلیفۃ المسیح کی ایک جھلک دیکھنے اور ان کے ارشادات سننے کے لئے دور دراز علاقوں سے سفر اختیار کرکے پہنچتے تھے۔ ان کے لئے یہ راستوں کی صعوبتیں کوئی وقعت نہ رکھتی تھیں۔ شدید سردی میں، کمبل اور شالیں اوڑھے لوگ جلسہ کے دوران پنڈال میں بیٹھے رہتے تھے۔ بارش اور بوندا باندی کا امکان بھی رہتا تھا۔ جتنی سہولت اور آرام، آج ہمیں میسّر ہے پاکستان میں، اس کا تصوّر کرنا بھی محال تھا۔

جلسہ کے پروگرام کے آغاز سے پیشتر جلسہ گاہ پہنچنے کی ہر ممکن کوشش کی جاتی تھی۔ دیکھتے ہی دیکھتے پنڈال کھچا کھچ بھر جاتا تھا۔

خدّام ہر طرح سے اپنی اپنی ڈیوٹی پر مستعد نظر آتے تھے۔ چونکہ اس زمانے میں ربوہ کا جلسہ مرکزی جلسہ کہلاتا تھا، ملک کے طول و عرض سے آکر خدّام اپنے اپنے

فرائض انجام دیتے تھے۔ لجنہ کے احاطے میں خواتین مختلف امور انجام دیتی تھیں اور باہر خدام کا پہرہ ہوتا تھا۔ سارا دن ہم جلسہ گاہ کے روحانی ماحول میں گزارتے۔

پیارے خلیفۃ المسیح کی اقتداء میں باجماعت نمازیں ادا کرنے کی توفیق ملتی جلسہ کے تینوں دن حضور کے روح پرور خطاب سے استفادہ کرتے۔ پیارے حضور کے ساتھ دعاؤں کے مواقع بھی میّسر آتے۔

جلسہ کا ماحول کمال روحانی ماحول ہوتا تھا علمی اور تربیتی موضوعات پر تیار کئے گئے روحانی مائدہ سے سب استفادہ کرتے۔ مختلف موضوعات پر علماءِ کرام کی تقاریر کم سِنی کے باوجود طبائع پر نیک اثر ڈالتی تھیں۔ اچھائی اور برائی میں فرق سمجھ آجاتا تھا۔ نیز یہ احساس اجاگر ہوتا تھا کہ ابھی اپنی اصلاح کے لئے مزید محنت کی ضرورت ہے۔

لنگر کی دال اور آلو گوشت کے ساتھ تندوری روٹی ہوُا کرتی تھی۔ جس کا ذائقہ گھر کے کھانوں سے یکسر مختلف ہوُا کرتا تھا۔ جلسہ سالانہ کے کھانوں میں آج بھی لنگر کی دال اور آلو گوشت پسندیدہ ڈش سمجھی جاتی ہے جو کہ اب بھی ہمارے جلسوں میں دستر خوان کی زینت ہے۔ روٹی کے جو ٹکڑے بچ جاتے امی جان اُن کو سنبھال کر رکھ لیتیں اور کہتیں کہ ان کو ضائع نہیں کرنا یہ تبرّک ہے۔ جلسہ کے بعد اُن ٹکڑوں کو بھگو کر دودھ اور پانی میں گُڑ ڈال کر پکاتیں اور وہ ایک حلوہ سا بن جاتا۔ ہمیں ناشتہ میں کھلاتیں اور ساتھ ساتھ بتاتیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لنگر میں اللہ تعالیٰ نے بہت برکت رکھی ہے۔ جن مشکل حالات میں لنگر کا آغاز ہوُا وہ واقعات ہمیں سنایا کرتی تھیں۔

جلسہ تلاوتِ قرآنِ پاک سے شروع ہوتا، جیسے ہی تلاوت شروع ہوتی باوجود اس کے کہ پنڈال دونوں طرف یعنی عورتوں اور مردوں سے بھرا ہوُا ہوتا اس وقت اس قدر خاموشی ہوتی تھی کہ سوائے بچوں کے رونے کے کوئی آواز سنائی نہ دیتی۔ تلاوت اور ترجمہ کے بعد اکثر پہلی نظم مکرم ثاقب زیروی صاحب پڑھتے تھے۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو لکھنے کا ملکہ بھی خُوب عطا کیا تھا اور آواز بھی نہایت پُر شوکت عطا کی تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کلام کے یہ اشعار آپ نے پڑھے۔ جو اپنے اندر جادو کا اثر رکھتے ہیں۔ اور آج بھی سخت سے سخت دل کو بھی، اپنے معاصی کا اقرار کرنے اور اپنے مولیٰ کے آستانے پر سر جھکانے پر مجبور کر دیتے ہیں۔

معصیتِ و گناہ ، سے دل میرا داغدار تھا
پھر بھی کسی کے وصل کے شوق میں بے قرار تھا
(کلام محمود)

مکرم ثاقب زیروی صاحب کا کلام سنگین حالات میں دلیری اور جُرأت کی مثال ہے ۔

وہ جو گرد سی تھی جمی ہوئی وہ جبیں سے ہم نے اُتار دی
شبِ غم اگرچہ طویل تھی شبِ غم بھی ہنس کے گُزار دی
نہ بُجھا سکیں اُنہیں آندھیاں جو چراغ ہم نے جلائے تھے
کبھی لَو ذرا سی جو کم ہوئی تو لہُو سے ہم نے اُبھار دی

درد میں ڈوبے ہوئے پُر سوز، دل گداز اشعار نے دکھی دلوں کو پگھلا کر رکھ دیا سارے پنڈال میں سسکیوں کی آوازیں سنائی دینے لگی تھیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کے دورِ خلافت میں پاکستان کی سیاست نے دِین کا لبادہ اوڑھ لیا۔ اور بوالہوَس مقتدر نے اپنے دورِ حکومت کو طول دینے کے لئے اللہ تعالیٰ کے تمام احکامات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ماننے والوں کو غیر مسلم قرار دے کر کئی پابندیاں لگا دیں۔ جبر کے اس دور میں بھی حوصلے جوان تھے احمدیوں پر ہر طرح کا ظلم روا رکھا جانے لگا اور ان کا ملک میں رہنا دو بھر کر دیا گیا۔ لیکن جلسہ سالانہ اس سال بھی ہوُا۔ ان حالات کے نتیجے میں مکرم ثاقب صاحب کے نغمے درد اور سوز میں ڈھلنے لگے لیکن حوصلے ہمیشہ بلند رہے ۔

یہ بجا کہ راستہ پُر خطر ہے ، ستم کی رات سیاہ بھی
مگر اہلِ دل کو ہو فکر کیوں ، کہ جنوں ہے مشعلِ راہ بھی
جو گزر گئی ہیں قیامتیں نہ کہیں گے، اُن کی حکائتیں
کوئی کر لے ظلم کی انتہا، نہ کریں گے ہم کوئی آہ بھی

آپ کی بلند اور پُر شوکت، سحر آمیز آواز جب رَبوہ کے سنگلاخ پہاڑوں سے ٹکرا کر واپس آتی، سامعتوں کو نئے اعجاز بخشتی اور مایوس ہونے کی بجائے اک نیا جوش، عزم اور ولولہ پیدا کرتی، یُوں محسوس ہوتا تھا کہ اُن کی آواز کے ساتھ پُر شوکت کلام کی تاثیر سُننے والوں کی رگ وپے میں اترتی چلی جارہی ہے۔

اُس کے بعد ہمارے پیارے خلیفۃ المسیح کے روح پرور خطاب کا آغاز ہوتا، اور پنڈال میں مکمل خاموشی طاری ہو جاتی۔ ہر خطاب لاجواب ہوتا، ایک ایک لفظ دِل کی گہرائیوں میں اُترتا چلا جاتا۔ خدائے واحد و یگانہ کی محبت میں سرشاری عطا کرتا۔ یوں محسوس ہوتا تھا کہ خدا اور بندے کے درمیان فاصلے سمٹ چکے ہیں ایک نئی روح اور نئی زندگی اور نئے ولولے لے کر ہم وہاں سے روانہ ہوتے۔ خلیفۃ المسیح کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے ہر ایک دِل بیتاب ہوُا کرتا تھا۔ خلیفۃ المسیح کے دیدار سے جو لُطف و

سرور حاصل ہوتا اُسے الفاظ میں بیان کرنا مشکل ہے۔ حضور کے پُر شوکت خطاب کا لفظ لفظ ذہن میں نقش ہوتا تھا۔

حضور لمبی دُعا کرواتے اپنے ربّ کے سامنے عاجزی سے گڑگڑاتے ہوئے آواز بھرّا جاتی عورتوں مردوں کے پنڈال سے ہر طرف سے ہچکیوں اور دبی دبی سسکیوں کی آوازیں آتیں۔ لاؤڈ سپیکر کی وجہ سے حضور کی ہچکیوں کی آواز دور دور تک سنائی دیتی۔

میرا ایمان ہے جس سرزمین پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلفاء اور بزرگوں نے تڑپ تڑپ کر دُعائیں کی ہیں اللہ اُسے ہمیشہ شاداب رکھے گا۔ اُس کی رونقیں جلد لوٹ آئیں گی وہ پُر سوز دُعائیں جو خلفائے مسیح موعودؑ نے کیں، ہرگز ضائع نہ ہونگی۔

جلسہ کے مبارک ایّام کی تین دن کی گہما گہمی کے بعد اس وقت طبیعت بے حد افسردہ اور ملول ہو جاتی، جب سب اپنے اپنے ٹھکانوں کی لئے رختِ سفر باندھنا شروع کر دیتے تھے۔ وہ منظر دل کو اُداس کر دینے والا ہوتا تھا۔ جب سب بسوں گاڑیوں پر واپسی کے لئے سامان لاد رہے ہوتے اور ساتھ ساتھ ایک دوسرے کو الوداع کہتے ہوئے گلے مل رہے ہوتے تھے۔

پیشتر ازیں خاکسار نے، بچپن کی یادیں بیان کی ہیں۔ اب کچھ ذکر شادی کے بعد کے جلسے کا جب ہم پہلی بار جلسہ کے لئے لاہور سے ربوہ گئے۔

شادی کے بعد اُسی سال اپنے میاں اور گھر کے دیگر افراد کے ساتھ مجھے لاہور سے رَبوہ جلسہ پر جانے کا موقع ملا۔ اُس وقت ہماری شادی کو صرف دو ماہ کا عرصہ ہوُا تھا۔ اور میں بہت خوش تھی کہ پہلی دفعہ ربوہ میں قیام کا موقع نصیب ہو رہا تھا۔

ہم نے جلسہ کے ایّام میں تینوں دن ربوہ میں قیام کیا۔ میرا یہ ربوہ میں رہنے کا پہلا تجربہ تھا۔ غالبًا جامعہ احمدیہ کی عمارت تھی جس کا ایک کمرہ ہمیں ملا تھا۔ اُس میں فرش پر کسیر بچھی ہوئی تھی سب بستر کسیر پر ہی بچھے تھے۔ دبیز دری نما چادر تھی جس پر لحاف رکھے تھے اُسی ایک کمرے میں ایک طرف مرد اور دوسری طرف عورتوں کے لئے جگہ مختص تھی۔ میرے لئے فرش پر سونے کا یہ پہلا تجربہ تھا۔ ایک خوف کی سی کیفیت طاری تھی۔ میں نے سُنا تھا کہ ربوہ میں سانپ کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ کسیر سے بھی مجھے ڈر لگ رہا تھا کہ کوئی سانپ نہ نکل آئے۔۔ سب نے بہت سمجھایا، لیکن مجھے خوف کی وجہ سے رات بھر نیند نہ آئی۔ تہجد اور نمازِ فجر کے بعد کچھ آرام کرنے کے بعد۔ گرم گرم چائے کے ساتھ اُبلے ہوئے انڈے، باقر خانی اور رس (پاپے یا خشک بریڈ) کا ناشتہ کیا جاتا، علاوہ ازیں رات کی دال اور روٹی بھی تھی، ناشتے کے بعد جلسہ گاہ کی طرف رواں دواں۔ ایک دلچسپ یاد بھی لکھ دوں کہ جلسہ کے آخری دن میرے میاں جلسہ گاہ کی ڈیوٹی سے فارغ ہو کر جلدی واپس آ گئے۔ میرے استفسار پر کہ آج آپ جلدی کیسے آ گئے؟ کہنے لگے کہ قائد صاحب (مکرم عبدالشکور اسلم صاحب) جو ان دنوں قیادت اسلامیہ پارک لاہور کے قائد خدام الاحمدیہ تھے اور ان کی قیادت میں سمن آباد بھی آتا تھا جہاں ہماری رہائش تھی۔ انہوں نے کہا ہے کہ آخر زوجہ کا بھی تم پر حق ہے اُنہیں لے جا کر گھماؤ پھراؤ سیر کراؤ۔ آج آپ کو سیر کرانے کی مجھے اجازت ہے۔ چلو آپ کو سیر کروالاؤں۔

ہم دونوں بازار گئے، بازار میں بڑی چہل پہل اور رونق تھی۔ سیر بھی کی اور شاپنگ بھی کی۔ بعد ازاں فروٹ چاٹ اور کباب وغیرہ منان کی دوکان سے کھائے جو اس زمانے میں اپنے ذائقے کی وجہ سے مشہور تھے۔

میرے میاں نے مجھے چاندی کی انگوٹھی جس پر حضرت مسیح موعودؑ کا الہام 'اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ' لکھا تھا، قریشی برادران کی دوکان سے خرید کر تحفہ دی۔

بازار میں بڑی رونق تھی لوگ گھوم پھر رہے تھے۔ ربوہ کا ماحول بڑا ہی پُر امن ہوُا کرتا تھا۔ مساجد بھری ہوتی تھیں آذان کی آوازیں گونجتی رہتیں اور خدائے باری تعالیٰ کی یاد دلاتی رہتی تھیں کہ آؤ! اپنے واحد ولاشریک خُدا کی یاد میں محو ہو جاؤ۔ بڑا پاکیزہ ماحول تھا۔ آج بھی یاد کر کے دِل تڑپ اُٹھتا ہے۔

احمدیوں کے علاوہ بہت سے غیر احمدی بھی بعض اوقات اپنے احمدی دوستوں کے ساتھ شامل ہوتے اور بہت اچھا تاثر لے کر جاتے۔

بہشتی مقبرہ میں بھی لوگوں کا آنا جانا لگا رہتا۔ ہر کسی کی خواہش ہوتی کہ اپنے بچھڑے ہوئے پیاروں کی قبر پر جا کر دعا کریں۔

جلسہ سالانہ کے مبارک موقع پر بزرگ خواتین اور خاندانِ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواتینِ مبارکہ سے بھی ملاقات کا شرف حاصل ہوُا۔ ہماری امی جان، (زرتشت صاحب کی والدہ) نے مجھے بڑی محبت سے ملوایا اور دعا کی درخواست کی۔ جہاں تک مجھے یاد ہے حضرت نواب مبارکہ بیگم رضی اللہ عنہا یا حضرت نواب امتہ الحفیظ بیگم رضی اللہ عنہا نے میرے سر پر بہت محبت سے پیار کیا اور کچھ روپے بھی دیئے اور بے حد شفقت سے میرے لئے دعا بھی کی۔

زرتشت صاحب کی والدہ محترمہ تو لمبا عرصہ ربوہ میں مقیم رہی تھیں۔ اس لئے امی جان کا سب بزرگ خواتین مبارکہ سے بہت محبت کا قریبی تعلق تھا سب بزرگوں کے ساتھ ملاقات کا شرف حاصل ہوُا۔ اور ان کی دعائیں بھی نصیب ہوئیں۔ حضرت چھوٹی آپا جان، حضرت مہر آپا، پیاری آپا باچھی، (صاحبزادی امتہ الباسط) بہت ہی شفیق ہستیاں تھیں، ... آہ کیا کیا بزرگ ہستیاں تھیں، سب آہستہ آہستہ داغِ مفارقت

دے گئیں ۔اسی طرح صاحبزادی امتہ الجمیل ،صاحبزادی امتہ الحلیم سے بھی ملوایا۔ جن سے ایک دفعہ مل کر دوبارہ ملنے کا شوق رہتا ہے۔بس یادیں ہی رہ جاتی ہیں

جلسہ کے تیسرے دن زرتشت صاحب نے مجھے اپنے اساتذہ کرام اور بعض بزرگوں سے بھی خاص طور پر ملوایا، اور دعا کی درخواست کی۔ میرے لئے یہ حسین یادیں قیمتی سرمایہ ہیں۔ مجھے حضرت مولانا غلام رسول راجیکی رضی اللہ عنہ، پروفیسر صوفی بشارت الرحمٰن صاحب مرحوم،ماسٹر محمد ابراہیم جمونی مرحوم اور ماسٹر محمد ابراہیم بھامبڑی صاحب یاد ہیں۔ سب نے ہمارے لئے بہت دعائیں کیں۔ ان دعاؤں کا ہم نے عمر بھر پھل کھایا۔اللہ تعالیٰ ہماری نسلوں کو بھی یہ برکتیں عطا کرتا رہے۔

مارچ 1986ء میں جب حالات نے ملک عزیز سے ہجرت پر مجبور کر دیا تو بڑے بھاری دل سے ہم بچوں کے ساتھ آخری بار ربوہ کی زیارت کے لئے گئے۔ بہت ہی خوبصورت موسم تھا۔ ابھی روایتی گرمی کا آغاز نہیں ہوًا تھا۔ ہلکی ہلکی سنہری دھوپ میں کلیاں چٹک رہی تھیں لیکن طبیعت میں ایک اداسی تھی۔ بڑی حسرت سے سب عمارتوں کو دیکھا۔ مقدس مقامات کی زیارت کی۔ بہشتی مقبرہ میں دعا کے لئے گئے۔ خاندانِ حضرت مسیح موعودعلیہ السلام کی بزرگ ہستیوں سے ملے ان کی دعائیں لیں۔اپنے بچوں کو ملوایا۔ اور حسرت بھری نظروں سے اپنے پیارے مسکن ربوہ کو خدا حافظ کہا۔

اللہ تعالیٰ کی زمین بہت وسیع ہے ناروے کی برف پوش وادیوں نے آغوش میں لے لیا۔ دل رنجور تھے اور آنکھ اشکبار۔ یہ جدائی کے وہ زخم ہیں جو کبھی مندمل نہیں ہوتے۔ بچپن کے زمانے میں جادو کی کہانیاں پڑھا کرتے تھے کہ کسی شہزادی کی روح کسی پرندے میں رہ گئی اور وہ سوختہ جان چمن چمن اُڑتی پھرتی تھی۔ اسی طرح ہمارا وجود بھی کسی زخمی کوئل کی مانند باغوں اور بہاروں کے میسّر ہونے کے باوجود وطن کی جدائی کی کسک دل میں لئے درد کے گیتوں میں ڈھل ڈھل کر فضا میں دردناک سُر بکھیر تا رہتا ہے۔ کون جانے کب واپسی ہوگی یا دل میں حسرت لئے ہی اس دنیا سے کوچ کر جائیں گے۔ اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔

ربوہ کے جلسے بند ہوئے تو ان کی جگہ بفضلِ تعالیٰ دنیا بھر کے تمام ممالک میں جلسہ ہائے سالانہ منعقد ہونے لگے ہیں۔ برطانیہ اور جرمنی کے جلسے بھی اپنے دامن میں بے شمار برکتیں سمیٹے ہوئے نہایت شان سے ہر سال منعقد ہوتے ہیں جس میں خلیفۃ المسیح بنفسِ نفیس جلوہ افروز ہوتے ہیں، لیکن پھر بھی جلسہ سالانہ ربوہ کی یادیں دل سے کبھی محو نہیں ہوتیں۔ اللہ کرے کہ ہماری زندگیوں میں وہ مبارک دن آئیں، جب چمن مہکے اور پنچھی اپنے آشیانوں میں پھر سے لوٹ آئیں

بن باسیوں کی یاد میں کیا ہونگے گھر اداس
جتنا کہ بن کے باسیوں کا من اداس ہے
سینے پہ غم کا طور لئے پھر رہا ہے کیا
موسٰی پلٹ کہ وادیٔ ایمن اداس ہے

جماعت احمدیہ ریاستہائے متحدہ، امریکہ کا تہتر واں جلسہ سالانہ

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے جماعت احمدیہ امریکہ کا 73 واں جلسہ سالانہ

جمعۃ المبارک 14 جولائی تا اتوار 16 جولائی 2023ء

پنسلوینیا فارم شو کمپلیکس، ہیرس برگ، پنسلوینیا

میں منعقد کیا جائے گا، ان شاء اللہ۔

اللہ تعالیٰ اس جلسے کا انعقاد ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین۔

ساؤتھ ورجینیا جماعت امریکہ کا سالانہ بین المذاہب افطار عشائیہ

ساؤتھ ورجینیا جماعت امریکہ نے اپنا سالانہ بین المذاہب افطار عشائیہ یکم اپریل 2023ء کو مسجد مسرور میں منعقد کیا۔ اس تقریب کی قیادت جنوبی ورجینیا جماعت کے شعبہ پبلک افیئرز (امورِ عامہ) نے کی۔ بین المذاہب افطار کا مقصد مسجد کے دروازے ہر مذہب وملت سے تعلق رکھنے والے مہمان کے لیے کھولنا اور رمضان کی برکات سے مل کر مستفید ہونا تھا۔ اللہ کے فضل وکرم سے مسجد مسرور کے افطار ڈنر میں قریباً 90 غیر از جماعت مہمان شریک ہوئے۔ اور 500 سے زائد افرادِ جماعت نے شرکت کی۔

رمضان کے مہینے میں اس تقریب کا مقصد مہمانوں کو احمدی مسلمانوں کا کثرت سے مساجد میں آنا اور اسلامی طور طریق پر عمل سے روشناس کرانا تھا۔ اس بات کو ذہن میں رکھتے ہوئے، پروگرام کا آغاز جنوبی ورجینیا جماعت کے صدر مکرم تنویر ظفر کے مختصر استقبالیہ پیغام سے ہوا۔ صدر صاحب نے بین المذاہب تقریبات کے انعقاد کی اہمیت کی طرف توجہ مبذول کراتے ہوئے فرمایا: ”تقسیم اور تصادم سے بھری دنیا میں اس طرح کے پروگرام ہمیں باہمی مکالمے اور تعاون کی اہمیت کی یاد دلاتے ہیں۔“ مزید برآں، صدر صاحب نے بتایا کہ اس تقریب کا مقصد ”جماعت کے احباب میں یک جہتی، اخوت اور اتحاد قائم کرنا ہے۔“

خیر مقدمی کلمات کے بعد مربی سلسلہ مکرم شمشاد احمد ناصر نے سورۃ فاتحہ اور سورۃ البقرہ آیات 184-187 کے حوالے سے تفصیل اور گہرائی سے درس دیا۔ مربی صاحب نے اللہ تعالیٰ کی ہستی کو سمجھنے کے لیے قرآن پاک کی پہلی سورت کی اہمیت بیان کی۔ نیز خدا کی صفات رَبّ الْعَالَمِیْن، الرَّحْمٰن، الرَّحِیْم کی وضاحت کی۔

خدا تعالیٰ کی ہستی کی قرآن پاک کے مطابق وضاحت کے بعد، مربی صاحب نے خدا تعالیٰ کی گناہوں کو معاف کر دینے کی صفت اور اس کی وحدانیت کے بارے میں بتایا۔ انہوں نے کہا: ”پیغمبر اسلام نے یہ پیغام دیا کہ اگر تم نے بہت سے گناہ کیے ہیں پھر اگر تم توبہ اور اخلاص کے ساتھ خدا کی طرف دوڑے تو خدا تمہیں معاف کر دے گا۔ خدا کو آپ سے کسی چیز یا کفارے کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ صرف یہ چاہتا ہے کہ آپ اخلاص اور توبہ کے ساتھ اس کے پاس آئیں۔“

اس بات کا تذکرہ کرتے ہوئے کہ بہت سے مہمان افطار کے لیے مسجد میں تشریف لائے تھے، مربی صاحب نے پھر رمضان کے مقدس مہینے کی اہمیت کا احاطہ کیا۔ اس شام مختلف فرقوں اور مذہبی تنظیموں کے مہمانوں نے شرکت کی تو مربی صاحب نے عیسائیت، یہودیت اور ہندومت جیسے مذاہب میں روزے کی فرضیت میں مماثلت کے بارے میں بتایا۔ ایک مومن کے لیے ماہِ رمضان کی اہمیت بیان کرتے ہوئے مربی صاحب نے بیان کیا:

یہ مہینہ مشق کے لیے ہے اور پھر باقی 11 مہینوں میں آپ اس مشق کو جاری رکھیں۔ بالکل اسی طرح جیسے غیر جنگی اوقات میں فوج اپنے سپاہیوں کی تربیت جاری رکھتی ہے۔ اسلام مسلمانوں کو یہ بھی حکم دیتا ہے کہ وہ روحانی طور پر مستعد رہنے کو یقینی بنانے کے لیے خود کو تربیت دیں۔

اس بات پر تفصیل سے بات کرنے کے بعد کہ رمضان کے مہینے میں خدا تعالیٰ کس طرح خاص طور پر اپنی رحمت نازل فرماتا ہے مربی صاحب نے دنیا کی موجودہ حالت کی طرف توجہ مبذول کرائی۔ انہوں نے کہا کہ قریباً ہر قوم امن کا مطالبہ کر رہی ہے، پھر بھی اس دنیا میں امن نہیں ہے۔ یہ ان قوموں کی وجہ سے ہے جو اپنے دین کی تعلیمات پر عمل نہیں کرتے۔ صلح حدیبیہ کے دوران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے عالمی امن کے حصول کے لیے دوسروں کو عاجزی اور بے غرضی کی اس مثال پر عمل کرنے کی ضرورت کا ذکر کیا۔

اپنے درس کے آخر میں مربی صاحب نے تمام حاضرین سے عملی طور پر ان مقاصد کے حصول کے لئے محنت کرنے کی اپیل کی:

دوستو اب وقت آگیا ہے کہ ہم سب اکٹھے ہوں اور ایک دوسرے کو سمجھیں اور ایک دوسرے کا احترام کریں اور اپنے درمیان رواداری، محبت اور بھائی چارے کا مظاہرہ کریں۔.. خدا فرماتا ہے کہ جو شخص کسی دوسرے سے بغض رکھتا ہے اس کی دعا قبول نہیں ہوتی۔ ہمیں اپنے اعمال کا خود مشاہدہ کرنا چاہیے تاکہ یہ یقینی بنایا جا سکے کہ ہم اپنے دل میں نفرت نہ رکھیں۔ ہم سب جو یہاں موجود ہیں (مذہبی رہنما، سیاست دان، پڑوسی)، ہمیں خدا سے عہد کرنا چاہئے کہ اے خدا! تیری خاطر، آج سے، ہم انسانیت سے محبت کریں گے، ہم امن سے محبت کریں گے اور ہم ایک خدا پر یقین رکھتے ہوئے اپنے عمل سے اتحاد کا ثبوت دیں گے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنی جناب سے ہمیں سلامتی عطا فرمائے آمین۔

مربی صاحب کے قرآن پاک کے درس کے بعد چند معزز مہمانوں کو حاضرین سے خطاب کے لیے پوڈیم پر بلایا گیا۔

اس موقع پر مہمان خصوصی تھے: امام شیخ محمد وسفیان کول، پرنس ولیم کاؤنٹی-نیبسکو ڈسٹرکٹ سپروائزر وکٹر اینگری، پرنس ولیم کاؤنٹی بورڈ آف سپروائزرز چیئر ایٹ لارج، این بی وہیلر، ورجینیا اسٹیٹ ڈیلیگیٹ الزبتھ گزمین، ورجینیا اسٹیٹ

ڈیلیگیٹ بریانا۔ سیویل، ورجینیا اسٹیٹ ڈیلیگیٹ مشیل مالڈوناڈو، اور ورجینیا اسٹیٹ سینیٹر جیریمی میک پِک۔

بہت سے مہمانوں نے 2018ء میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ کے دوران مسجد مسرور کے افتتاح سے متعلق اپنی یادیں بیان کیں۔ ورجینیا کے سینیٹر، جیریمی میکپائیک نے کہا: پچھلی بار جب میں یہاں آیا تھا مجھے حضور کے ساتھ بیٹھنے اور رات کا کھانا کھانے کا اعزاز حاصل ہوا۔ مجھے آپ کا امن اور محبت کا زبردست پیغام اور جماعت کے لوگوں کے اس مسجد کے افتتاح کے موقع پر شوق سے جمع ہونا بہت اچھا لگا تھا۔

مہمانوں کے خطابات کا سلسہ مغرب کی اذان تک جاری رہا۔ اذان ہوئی تو سب نے سنت نبویؐ کے مطابق کھجور اور پانی سے روزہ افطار کیا جس میں مہمان بھی شریک ہوئے۔ نماز مغرب کے بعد مہمان اور جماعت کے احباب آپس میں مختلف موضوعات پر گھل مل کر گفتگو کرتے رہے اس یادگار خوب صورت شام کا اختتام نماز عشاء اور تراویح کے ساتھ ہؤا۔

یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے ایک بار پھر جنوبی ورجینیا کی جماعت کو اپنے پڑوسیوں کے ساتھ مل بیٹھ کر اور ایک ساتھ طعام میں شریک ہو کر اسلام کی حقیقی تعلیمات کی عملی صورت دکھانے کی توفیق دی۔

مربی سلسلہ مکرم سید شمشاد احمد ناصر

مکرمہ الیز ابیتھ گزمان۔ ورجینیا ڈیلیگیٹ

مکرمہ میشیل مالدونادو، ورجینیا ڈیلیگیٹ

مکرم جیرمی مکپائنک، ورجینیا سینیٹر 29 ڈسٹرکٹ

مکرم تنویر ظفر، صدر جماعت ساؤتھ ورجینیا

حاضرینِ افطار ڈنر و عشائیہ

امام شیخ محمد و سوفیان کول

مکرم وکٹر اینگری، نیبسکو ڈسٹرکٹ سپروائزر

دُعائیں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ 30 مئی 2014ء میں درج ذیل دعائیں کرنے تلقین فرمائی:

سورۃ الفاتحہ اور درود شریف

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ۔ (تذکرہ صفحہ 25 ایڈیشن چہارم مطبوعہ ربوہ)

اللہ تعالیٰ پاک ہے اپنی حمد کے ساتھ پاک ہے، اور بہت عظمت والا ہے اے اللہ رحمتیں بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپؐ کی آل پر۔

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا وَھَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً اِنَّکَ اَنْتَ الْوَھَّابُ (سورۃ اٰل عمران:9)

اے ہمارے ربّ! ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ ہونے دے بعد اس کے کہ تو ہمیں ہدایت دے چکا ہو۔ اور ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا کر۔ یقیناً تو ہی ہے جو بہت عطا کرنے والا ہے۔

رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ (سورۃ البقرہ:251)

اے ہمارے ربّ! ہم پر صبر نازل کر اور ہمارے قدموں کو ثبات بخش اور کافر قوم کے خلاف ہماری مدد کر۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ، وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔

اے اللہ ہم تجھے سپر بنا کر دشمن کے سینوں کے مقابل پر رکھتے ہیں اور ہم ان کے تمام شر اور مضر اثرات سے تیری پناہ میں آتے ہیں۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ۔

میں بخشش طلب کرتا ہوں اللہ سے جو میرا ربّ ہے ہر گناہ سے اَور مَیں جھکتا ہوں اسی کی طرف۔

رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ رَبِّ فَاحْفَظْنِیْ وَانْصُرْنِیْ وَارْحَمْنِیْ (تذکرہ صفحہ 363 ایڈیشن چہارم مطبوعہ ربوہ)

اے میرے ربّ ہر ایک چیز تیری خادم ہے۔ اے میرے ربّ پس مجھے محفوظ رکھ اور میری مدد فرما اور مجھ پر رحم فرما۔

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِیْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ (سورۃ اٰل عمران:148)

اے ہمارے ربّ! ہمارے گناہ بخش دے اور اپنے معاملہ میں ہماری زیادتی بھی۔ اور ہمارے قدموں کو ثبات بخش اور ہمیں کافر قوم کے خلاف نصرت عطا کر۔

یَا رَبِّ فَاسْمَعْ دُعَآئِیْ وَمَزِّقْ اَعْدَآئَکَ وَ اَعْدَآئِیْ وَاَنْجِزْ وَعْدَکَ وَانْصُرْ عَبْدَکَ وَاَرِنَا اَیَّامَکَ وَشَھِّرْ لَنَا حُسَامَکَ وَلَا تَذَرْ مِنَ الْکَافِرِیْنَ شَرِیْرًا۔ کہ اے میرے رب! تو میری دعا سن اور اپنے دشمن اور میرے دشمنوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے اور اپنا وعدہ پورا فرما اور اپنے بندے کی مدد فرما اور ہمیں اپنے دن دکھا اور ہمارے لئے اپنی تلوار سونت لے اور انکار کرنے والوں میں سے کسی شریر کو باقی نہ رکھ۔ (ماخوذ از تذکرہ صفحہ 426 ایڈیشن چہارم مطبوعہ ربوہ)

کیا آپ نے حضرت مسیحِ موعود علیہ السلام کی سب کتابوں کا مطالعہ کر لیا ہے؟

جو کتابیں آپ نے پڑھ لی ہیں، ان پر نشان لگائیں اور جو نہیں پڑھیں انہیں amibookstore.us سے خرید کر مطالعہ فرمائیں۔

روحانی خزائن جلد نمبر 1
- ☐ براہین احمدیہ چہار حِصص

جلد نمبر 2
- ☐ پُرانی تحریریں
- ☐ سُرمۂ چشمِ آریہ
- ☐ شحنۂ حق
- ☐ سبز اشتہار

جلد نمبر 3
- ☐ فتحِ اسلام
- ☐ توضیحِ مرام
- ☐ ازالۂ اوہام

جلد نمبر 4
- ☐ الحق مُباحثہ لدھیانہ،
- ☐ الحق مباحثہ دہلی
- ☐ آسمانی فیصلہ
- ☐ نشانِ آسمانی
- ☐ ایک عیسائی کے تین سوال اور ان کے جوابات

جلد نمبر 5
- ☐ آئینہ کمالات اسلام

جلد نمبر 6
- ☐ برکاتُ الدعا
- ☐ حُجّۃُ الاسلام
- ☐ سچائی کا اظہار
- ☐ جنگِ مقدس
- ☐ شہادۃُ القرآن

جلد نمبر 7
- ☐ تحفۂ بغداد
- ☐ کراماتُ الصّادقین
- ☐ حمامۃُ البُشریٰ

جلد نمبر 8
- ☐ نُورُالحق دو حصّے
- ☐ اتمامُ الحُجّۃ
- ☐ سِرُّ الخلافۃ

جلد نمبر 9
- ☐ انوارِ اسلام
- ☐ مِنَنُ الرّحمان
- ☐ ضیاءُ الحق
- ☐ نورُ القرآن دو حصّے
- ☐ معیارُ المذاہب

جلد نمبر 10
- ☐ آریہ دھرم
- ☐ سَت بچن
- ☐ اسلامی اصول کی فلاسفی

جلد نمبر 11
- ☐ انجامِ آتھم

جلد نمبر 12
- ☐ سراجِ منیر
- ☐ استفتاء اردو
- ☐ حجۃُ اللّٰہ
- ☐ تحفۂ قیصریہ
- ☐ محمود کی آمین
- ☐ سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب
- ☐ جلسۂ احباب

جلد نمبر 13
- ☐ کتابُ البریہ
- ☐ البلاغ
- ☐ ضرورۃُ الامام

جلد نمبر 14
- ☐ نجمُ الہدیٰ
- ☐ رازِ حقیقت
- ☐ کشف الغطاء
- ☐ ایّامُ الصُّلح
- ☐ حقیقتُ المہدی

جلد نمبر 15
- ☐ مسیح ہندوستان میں
- ☐ ستارہ قیصرہ
- ☐ تریاقُ القلوب
- ☐ تحفۂ غزنویہ
- ☐ روئیداد جلسہ دعاء

جلد نمبر 16
- ☐ خطبۂ الہامیہ
- ☐ لُجّۃُ النُّور

جلد نمبر 17
- ☐ گورنمنٹ انگریزی اور جہاد
- ☐ تحفہ گولڑویہ
- ☐ اربعین
- ☐ مجموعہ آمین

جلد نمبر 18
- ☐ اعجازُ المسیح
- ☐ ایک غلطی کا ازالہ
- ☐ دافع البلاء
- ☐ الہُدیٰ
- ☐ نزولُ المسیح
- ☐ گناہ سے نجات کیونکر مل سکتی ہے
- ☐ عصمتِ انبیاء علیہم السلام

جلد نمبر 19
- ☐ کشتیٔ نوح
- ☐ تحفۃُ الندوہ
- ☐ اعجازِ احمدی
- ☐ ریویو بر مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی
- ☐ مواہب الرحمان
- ☐ نسیم دعوت
- ☐ سناتن دھرم

جلد نمبر 20
- ☐ تذکرۃُ الشّہادتین
- ☐ سیرۃُ الابدال
- ☐ لیکچر لاہور
- ☐ اسلام (لیکچر سیالکوٹ)
- ☐ لیکچر لدھیانہ
- ☐ رسالہ الوصیت
- ☐ چشمۂ مسیحی
- ☐ تجلّیاتِ الٰہیہ
- ☐ قادیان کے آریہ اور ہم
- ☐ احمدی اور غیر احمدی میں کیا فرق ہے؟

جلد نمبر 21
- ☐ براہین احمدیہ جلد پنجم

جلد نمبر 22
- ☐ حقیقۃُ الوحی
- ☐ اَلاِستفتاء ضمیمہ حقیقۃ الوحی (اردو ترجمہ)

جلد نمبر 23
- ☐ چشمۂ معرفت
- ☐ پیغامِ صُلح

احمدیہ کتب کے لئے amibookstore.us کی سہولت سے فائدہ اٹھائیں۔

جماعتہائے امریکہ کا کیلنڈر 2023ء

تاریخ۔دن۔وقت	تفصیل	لوکل۔ریجنل۔نیشنل	مقام
جنوری			
یکم جنوری۔اتوار	نئے سال کا پہلا دن		وفاقی تعطیل
7-8 جنوری، ہفتہ، اتوار	لوکل معاون تنظیمیں، ریویو2022ء، منصوبے 2023ء	لوکل، تنظیمیں	جماعت
8 جنوری، اتوار	نیشنل تربیت ویبینار (Webinar)، 8 بجے شام	شعبہ تربیت	ویبینار (Webinar)
8 جنوری، اتوار	جماعت کے مالی نظام کا ایک جائزہ، 3 بجے شام EDT	شعبہ مال	ویبینار (Webinar)
10-20 جنوری منگل تا جمعہ	عشرہ وصیت	شعبہ وصیت	جماعت
13-15 جنوری، جمعہ تا اتوار	انصار لیڈرشپ کانفرنس	ذیلی تنظیمیں / نیشنل مجلس انصار اللہ	مسجد بیت الاکرام ڈیلس
14 جنوری، ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	ان پرسن / زوم میٹنگ
16 جنوری، پیر	مارٹن لوتھر کنگ جونیر ڈے، لونگ ویک اینڈ		وفاقی تعطیل
21 جنوری، ہفتہ	9واں قرآن اور سائنس سمپوزیم، امریکہ	AAMS	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
22 جنوری، اتوار	جلسہ سیرۃ النبی ﷺ	ریجنل	جماعت
28 جنوری، ہفتہ	وقفِ نَو کیریئر ایکسپو (Career Expo)	نیشنل شعبہ وقفِ نَو	ان پرسن / زوم میٹنگ
29 جنوری، اتوار	پبلک افیئرز سیمینار	شعبہ امور خارجیہ	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
فروری			
1-10 فروری، بدھ تا جمعہ	عشرہ صلوٰۃ	شعبہ تربیت	جماعت
4-5 فروری، ہفتہ، اتوار	لوکل جماعت، ذیلی تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
11 فروری، ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	ان پرسن / زوم میٹنگ
11-12 فروری، ہفتہ، اتوار	پریذیڈنٹس ریفریشر کورس	دفتر نیشنل جماعت جنرل سیکرٹری	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
12 فروری، اتوار	تربیت ویبینار (Webinar)، 8 بجے شام EDT	شعبہ تربیت	ویبینار (Webinar)
17-19 فروری، جمعہ تا اتوار	مسرور انٹرنیشنل سپورٹس ٹورنامنٹ	شعبہ کھیل	نیویارک
18 فروری، ہفتہ	جامعہ میں داخلہ کی تحریک اور حوصلہ افزائی	شعبہ وقفِ نَو	ورچوئل
20 فروری، پیر	پریذیڈنٹس ڈے لونگ ویک اینڈ		وفاقی تعطیل
25 فروری، ہفتہ	نیشنل لجنہ تبلیغ، میڈیا، پبلک افیئرز ٹریننگ	تنظیم لجنہ اماء اللہ	زوم میٹنگ
26 فروری، اتوار	یوم مصلح موعود	لوکل	جماعت
مارچ			
4-5 مارچ، ہفتہ، اتوار	لوکل جماعت، ذیلی تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
4-5 مارچ، ہفتہ، اتوار	مجلس اطفال الاحمدیہ، مجلس خدام الاحمدیہ اجتماع	تنظیم مجلس خدام الاحمدیہ	لوکل
10-12 جمعہ تا اتوار	دوسرا ریفریشر کورس دارالقضاء امریکہ	شعبہ دارالقضاء	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
10-20 مارچ، جمعہ تا پیر	عشرہ وصیت	شعبہ وصیت	جماعت
11 مارچ، ہفتہ	رشتہ ناتا ویبینار، ایک دوسرے کے لیے لباس	شعبہ رشتہ ناتا	ویبینار (Webinar)

تاریخ۔دن۔وقت	تفصیل	لوکل۔ریجنل۔نیشنل	مقام
11مارچ،ہفتہ	رشتہ ناتا پروگرام، ملاقات و تعارف	شعبہ رشتہ ناتا	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
12مارچ، اتوار	تربیت ویبینار (Webinar)، 8 بجے شام EDT	شعبہ تربیت	ویبینار (Webinar)
17-19مارچ، جمعہ تا اتوار	نیشنل لجنہ مینٹرنگ (Mentoring) کانفرنس	تنظیم لجنہ اماء اللہ	مسجد بیت الاکرام، ڈیلس
18مارچ، ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	ان پرسن / زوم میٹنگ
18مارچ، ہفتہ	لوکل قرآن کانفرنس	شعبہ تعلیم القرآن اور وقفِ عارضی	جماعت
19مارچ، اتوار	اپنی تاریخ جانیے، Know Your History	شعبہ اشاعت	ویبینار (Webinar)
23مارچ تا 20/ اپریل	رمضان المبارک	لوکل	جماعت
26مارچ، اتوار	یومِ مسیح موعود	لوکل	جماعت
اپریل			
1-10/ اپریل، ہفتہ تا پیر	عشرہ صلوٰۃ	شعبہ تربیت	جماعت
1-2 / اپریل، ہفتہ، اتوار	لوکل جماعت، ذیلی تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
9 / اپریل، اتوار	تربیت ویبینار (Webinar)، 8 بجے شام EDT	شعبہ تربیت	ویبینار (Webinar)
21 اپریل	عید الفطر	لوکل	جماعت
28-30 اپریل، جمعہ تا اتوار	مجلس شوریٰ جماعت امریکہ	دفتر جنرل سیکرٹری	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
مئی			
6-7 مئی، ہفتہ، اتوار	لوکل جماعت، ذیلی تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و ذیلی تنظیمیں	جماعت
6 مئی، ہفتہ	وقفِ نَو ریجنل اجتماع	نیشنل شعبہ وقفِ نَو	ان پرسن / ایسٹ کوسٹ ریجنز
13 مئی، ہفتہ	وقفِ نَو ریجنل اجتماع	نیشنل شعبہ وقفِ نَو	ان پرسن / ویسٹ اور سنٹرل ریجنز
13-14 مئی، ہفتہ تا اتوار	انصار ریجنل اجتماعات	تنظیم مجلس انصار اللہ	لوکل، ریجنل
14 مئی، اتوار	تربیت ویبینار (Webinar)، 8 بجے شام EDT	شعبہ تربیت	ویبینار (Webinar)
18-21 مئی، جمعرات تا اتوار	دورہ جامعہ کینیڈا، والدین اطفال و خدام	شعبہ وقفِ نَو	ان پرسن / کینیڈا
19-21 مئی، جمعہ تا اتوار	ریجنل اجتماعات اطفال و خدام	مجلس خدام الاحمدیہ	لوکل / ریجنل
20 مئی، ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	ان پرسن / زوم میٹنگ
20-21 مئی، ہفتہ، اتوار	مجلس انصار اللہ فیملی ڈے	مجلس انصار اللہ	لوکل
28 مئی، اتوار	یومِ خلافت	لوکل	جماعت
29 مئی، پیر	میموریل ڈے، لونگ ویک اینڈ		وفاقی تعطیل
جون			
1-10 جون، جمعرات تا ہفتہ	عشرہ صلوٰۃ	شعبہ تربیت	جماعت
3-4 جون، ہفتہ، اتوار	لوکل جماعت، ذیلی تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
10 جون، ہفتہ	رشتہ ناتا ویبینار، ایک دوسرے کے لیے لباس	نیشنل شعبہ رشتہ ناتا	ویبینار (Webinar)
11 جون، اتوار	تربیت ویبینار (Webinar)، 8 بجے شام EDT	شعبہ تربیت	ویبینار (Webinar)
17-18 جون، ہفتہ، اتوار	روحانی فٹنس (Spiritual Fitness) کیمپ	نیشنل شعبہ تربیت	لوکل جماعت

تاریخ۔دن۔وقت	تفصیل	لوکل۔ریجنل۔نیشنل	مقام
18جون،اتوار	اپنی تاریخ جانیئے،Know Your History	نیشنل شعبہ اشاعت	ویبینار(Webinar)
22-19جون،پیر تا جمعرات	وقفِ نَو نیشنل موسم گرما کا کیمپ	شعبہ وقفِ نَو	مسجد ساؤتھ ورجینیا
25-23جون،جمعہ تا اتوار	مجلس خدام الاحمدیہ نیشنل اجتماع	تنظیم نیشنل مجلس خدام الاحمدیہ	مسجد بیت الرحمٰن،میری لینڈ
24جون،ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	ان پرسن / زوم میٹنگ
28جون،بدھ	عید الاضحٰی	لوکل	جماعت
30جون تا9جولائی،جمعہ تا اتوار	عشرہ وصیت	شعبہ وصیت	جماعت
جولائی			
2-1 جولائی،ہفتہ،اتوار	لوکل جماعت،ذیلی تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
4جولائی،منگل	یوم آزادی		وفاقی تعطیل
14-8جولائی،ہفتہ تا جمعہ	نیشنل یوتھ کیمپ	شعبہ تعلیم	مسجد بیت الرحمٰن،میری لینڈ
9-8 جولائی،ہفتہ،اتوار	انصار ریجنل اجتماعات	تنظیم مجلس انصار اللہ	لوکل،ریجنل
9 جولائی،اتوار	طاہر اکیڈمی گریجوایشن	شعبہ تربیت	مقامی مساجد
9 جولائی،اتوار	تربیت ویبینار(Webinar)، 8 بجے شام EDT	شعبہ تربیت	ویبینار(Webinar)
16-14 جولائی،جمعہ تا اتوار	جلسہ سالانہ امریکہ	نیشنل	ہیرس برگ،پنسلوینیا
23-22 جولائی،ہفتہ،اتوار	انصار ریجنل اجتماعات	تنظیم مجلس انصار اللہ	لوکل،ریجنل
30-28 جولائی،جمعہ تا اتوار	جلسہ سالانہ یوکے	یوکے	یوکے
29 جولائی،ہفتہ	نیشنل لجنہ ورچوئل مینٹرنگ(Mentoring)کانفرنس	تنظیم نیشنل لجنہ اماء اللہ	ورچوئل
اگست			
10-1 / اگست،منگل تا جمعرات	عشرہ صلوٰۃ	شعبہ تربیت	جماعت
6-5 / اگست،ہفتہ،اتوار	لوکل جماعت،ذیلی تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
13-12 / اگست،ہفتہ،اتوار	روحانی فٹنس(Spiritual Fitness)کیمپ	شعبہ تربیت	لوکل جماعت
13 / اگست،اتوار	تربیت ویبینار(Webinar)، 8 بجے شام EDT	شعبہ تربیت	ویبینار(Webinar)
22-17 / اگست،جمعرات تا منگل	نیشنل تربیت کیمپ (بعمر15 تا18 سال)	مجلس خدام الاحمدیہ	مسجد بیت الرحمٰن،میری لینڈ
19 / اگست،ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	ان پرسن / زوم میٹنگ
27-25 / اگست،جمعہ تا اتوار	نیشنل لجنہ اجتماع	تنظیم نیشنل لجنہ اماء اللہ	مسجد بیت الرحمٰن،میری لینڈ
26 / اگست،جمعہ تا اتوار	طاہر اکیڈمی سالانہ کانفرنس	شعبہ تربیت	بالٹی مور مسجد
ستمبر			
3-2 ستمبر،ہفتہ،اتوار	لوکل جماعت،ذیلی تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
4-2 ستمبر،ہفتہ تا پیر	لیبر ڈے ویک اینڈ		وفاقی تعطیل
10-9 ستمبر،ہفتہ،اتوار	مجلس انصار اللہ فیملی ڈے	مجلس انصار اللہ	لوکل
10 ستمبر،اتوار	تربیت ویبینار(Webinar)،8 بجے شام EDT	شعبہ تربیت	ویبینار(Webinar)

تاریخ۔دن۔وقت	تفصیل	لوکل۔ریجنل۔نیشنل	مقام
16 ستمبر، ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	ان پرسن / زوم میٹنگ
16 ستمبر، ہفتہ	رشتہ ناتا ویبینار، ایک دوسرے کے لیے لباس	شعبہ رشتہ ناتا	ویبینار(Webinar)
17 ستمبر، اتوار	اپنی تاریخ جانیے، Know Your History	شعبہ اشاعت	ویبینار(Webinar)
22-24 ستمبر، جمعہ تا اتوار	خدام الاحمدیہ مجلس شوریٰ	نیشنل مجلس خدام الاحمدیہ	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
اکتوبر			
30 ستمبر تا یکم اکتوبر، ہفتہ، اتوار	لوکل جماعت، ذیلی تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
1-10 اکتوبر، اتوار تا منگل	عشرہ صلوٰۃ	شعبہ تربیت	جماعت
6-8 / اکتوبر، جمعہ تا اتوار	مجلس انصاراللہ شوریٰ اور نیشنل اجتماع	نیشنل مجلس انصاراللہ	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
7-8 / اکتوبر، ہفتہ، اتوار	اطفال ریلی	ریجنل مجلس خدام الاحمدیہ	لوکل مجلس خدام الاحمدیہ
8 / اکتوبر، اتوار	تربیت ویبینار(Webinar)، 8 بجے شام EDT	شعبہ تربیت	ویبینار(Webinar)
9 / اکتوبر، پیر	کولمبس ڈے لانگ ویک اینڈ		وفاقی تعطیل
14 / اکتوبر، ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	ان پرسن / زوم میٹنگ
14 / اکتوبر، ہفتہ	سالانہ تربیتی کانفرنس	شعبہ تربیت	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
21-22 / اکتوبر، ہفتہ، اتوار	نیشنل قرآن کانفرنس	شعبہ تعلیم القرآن اور وقفِ عارضی	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
27-29 / اکتوبر، جمعہ تا اتوار	نیشنل لجنہ اماءاللہ مجلس شوریٰ	لجنہ اماءاللہ	اٹلانٹا، جارجیا
نومبر			
3-13 نومبر، جمعہ تا پیر	عشرہ وصیت	شعبہ وصیت	جماعت
4-5 نومبر، ہفتہ، اتوار	لوکل جماعت، ذیلی تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
11 نومبر، ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	ان پرسن / زوم میٹنگ
11 نومبر، ہفتہ	ریجنل اجتماع وقفِ نَو	نیشنل شعبہ وقفِ نَو	ان پرسن / ایسٹ کوسٹ ریجنز
12 نومبر، اتوار	تربیت ویبینار(Webinar)، 8 بجے شام EDT	شعبہ تربیت	ویبینار(Webinar)
18 نومبر، ہفتہ	نیشنل سالانہ تربیت کانفرنس	شعبہ تربیت	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
18 نومبر، ہفتہ	ریجنل اجتماع وقفِ نَو	نیشنل شعبہ وقفِ نَو	ان پرسن / ویسٹ اور سنٹرل ریجنز
23-26 نومبر، جمعرات تا اتوار	تھینکس گِوِنگ (Thanksgiving)		وفاقی تعطیل
دسمبر			
1-10 دسمبر، جمعہ تا اتوار	عشرہ صلوٰۃ	شعبہ تربیت	جماعت
2۔3 دسمبر، ہفتہ اتوار	لوکل جماعت، ذیلی تنظیموں کی سرگرمیاں	لوکل و تنظیمیں	جماعت
8-10 دسمبر، جمعہ تا اتوار	فضل عمر قائدین کانفرنس / اطفال ریفریشر کورس	نیشنل مجلس خدام الاحمدیہ	مسجد بیت الرحمٰن، میری لینڈ
9 دسمبر، ہفتہ	نیشنل عاملہ میٹنگ	نیشنل جماعت	ان پرسن / زوم میٹنگ
9 دسمبر، ہفتہ	رشتہ ناتا ویبینار، ایک دوسرے کے لیے لباس	شعبہ رشتہ ناتا	ویبینار(Webinar)
10 دسمبر، شام، اتوار	تربیت ویبینار(Webinar)، 8 بجے شام EDT	شعبہ تربیت	ویبینار(Webinar)
17 دسمبر، شام، اتوار	اپنی تاریخ جانیے، Know Your History	شعبہ اشاعت	ویبینار(Webinar)
22-24 دسمبر، جمعہ تا اتوار	جلسہ سالانہ ویسٹ کوسٹ (ممکنہ تاریخ)	نیشنل جماعت	چینو، کیلیفورنیا
25 دسمبر، پیر	کرسمس ڈے		وفاقی تعطیل